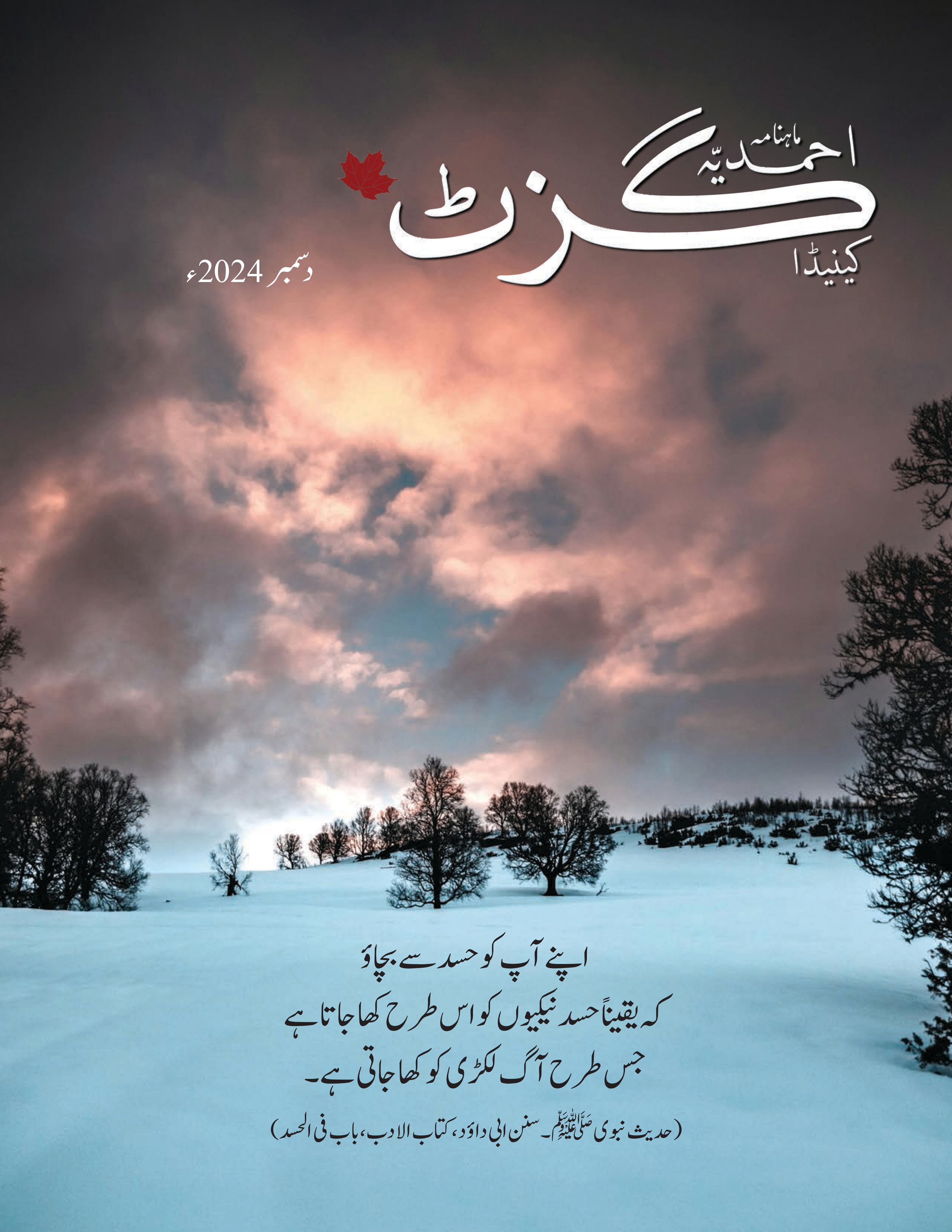

ماہنامہ

احمدیہ گزٹ کینیڈا

دسمبر 2024ء

اپنے آپ کو حسد سے بچاؤ
کہ یقیناً حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے
جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔

(حدیث نبوی ﷺ۔ سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی الحسد)

تمام زندگی کی نیکیاں حسد سے ضائع ہوسکتی ہیں

سیدنا حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"حسد کی بیماری کو کوئی معمولی چیز نہ سمجھیں۔ تمام زندگی کی نیکیاں حسد کے ایک عمل سے ضائع ہوسکتی ہیں۔...ایک سچے مسلمان کی نشانی، ایک سچے احمدی کی نشانی اور اس کا مقام یہ ہے کہ... گناہوں سے بچے، اپنے دل کے ٹیڑھے پن کو دُور کرے، بغض، کینہ اور حسد سے بچتے ہوئے اپنے پر جہنم حرام کرے اور اس دنیا میں بھی پُرسکون زندگی کی وجہ سے جنت حاصل کرنے والا ہو اور آخرت میں بھی جنت کا وارث بنے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 26/مئی 2006ء۔خطباتِ مسرور، جلد چہارم، صفحہ 258)

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّـدٌ رَّسُـوْلُ اللّٰہِ

ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

دسمبر 2024ء : جمادی الاول، جمادی الثانی 1446 ہجری قمری : فتح 1403 ہجری شمسی : جلد 53 : شمارہ 12

فہرست مضامین

★ قرآنِ مجید اور حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
★ ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
★ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطباتِ جمعہ کے اہم نکات	4
★ تقریر: دورِ حاضر میں دعا کی قوت کے نظارے از مکرم مولانا عبدالسمیع خاں صاحب	10
★ کیا خدا کے بغیر اخلاقی طور پر اچھا ہونا ممکن ہے از مکرم مولانا لئیق احمد عاطف صاحب	14
★ نماز برائیوں اور بے حیائیوں سے بچاتی ہے از مکرم عطاء الحی صاحب مربی سلسلہ	17
★ دعوت۔ اللہ کی طرف اور اللہ کے راستے کی طرف از مکرم انصر رضا صاحب	19
★ نئے آنے والے مہاجرین کے لئے معلوماتی سیمینار از مکرم محمد اکرم یوسف صاحب	23
★ میرے پیارے چچا: مکرم شیخ منظور الحسن (مرحوم) از محترمہ صفیہ بشیر سامی صاحبہ	26
★ بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	31
★ شعبہ تصاویر جماعت احمدیہ کینیڈا	

نگران

ملک لال خان
امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیرِ اعلیٰ

مولانا ہادی علی چوہدری

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ
فرحان احمد حمزہ قریشی

معاون مدیران

شفیق اللہ، منیب احمد، محمد موسیٰ
حافظ مجیب الرحمٰن احمد اور محمد عمر اکبر

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

غلام احمد عابدؔ اور دیگر معاونین

تزئین و زیبائش اور سرورق

شفیق اللہ، منیب احمد اور انوشہ منور

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

رابطہ www.ahmadiyyagazette.ca Tel:905-303-4000 Ext:2241 editor@ahmadiyyagazette.ca

قرآن مجید

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَمۡ یَحۡسُدُوۡنَ النَّاسَ عَلٰی مَاۤ اٰتٰہُمُ اللّٰہُ مِنۡ فَضۡلِہٖ ۚ فَقَدۡ اٰتَیۡنَاۤ اٰلَ اِبۡرٰہِیۡمَ الۡکِتٰبَ وَ الۡحِکۡمَۃَ وَ اٰتَیۡنٰہُمۡ مُّلۡکًا عَظِیۡمًا ۝ (سورۃ النساء4:55)

کیا وہ اس پر لوگوں سے حسد کرتے ہیں جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے عطا کیا ہے۔ تو یقیناً آلِ ابراہیم کو بھی ہم کتاب اور حکمت عطا کر چکے ہیں اور ہم نے انہیں ایک بڑی سلطنت عطا کی تھی۔

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ۝ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَ مِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَ مِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الۡعُقَدِ ۝ وَ مِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝ (سورۃ الفلق113:2-6)

(ہم ہر زمانہ کے مسلمان سے کہتے ہیں کہ) تو (دوسرے لوگوں سے) کہتا چلا جا کہ میں مخلوقات کے رب سے (اس کی) پناہ طلب کرتا ہوں۔ اس کی ہر مخلوق کی (ظاہری و باطنی) برائی سے (بچنے کے لئے) اور اندھیرا کرنے والے کی ہر شرارت سے (بچنے کے لئے) جب وہ اندھیرا کر دیتا ہے۔ اور تمام ایسے نفوس کی شرارت سے (بچنے کے لئے بھی) جو (باہمی تعلقات کی) گرہ میں (تعلق تڑوانے کی نیت سے) پھونکیں مارتے ہیں۔ اور ہر حاسد کی شرارت سے (بھی) جب وہ حسد پر تل جاتا ہے۔

حدیث النبیؐ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ قَالَ ”كُلُّ مَخْمُومِ الْقَلْبِ صَدُوقِ اللِّسَانِ“۔ قَالُوا صَدُوقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُهُ فَمَا مَخْمُومُ الْقَلْبِ قَالَ ”هُوَ التَّقِيُّ النَّقِيُّ لَا إِثْمَ فِيهِ وَلَا بَغْيَ وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ“۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الورع و التقویٰ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی کہ لوگوں میں سے سب سے بہتر کون ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہر صاف دل اور زبان کا سچا۔ اس پر صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ زبان کے سچے کو تو ہم سمجھتے ہیں۔ مگر صاف دل کون ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا : ”وہ پرہیز گار صاف دل جس میں کوئی گناہ نہ ہو، نہ بغاوت، نہ کینہ اور نہ حسد۔“

قرآن شریف کے دو بڑے حکم

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

”باہم ”بخل“ اور کینہ اور حسد اور بُغض اور بے مہری چھوڑ دو اور ایک ہو جاؤ۔ قرآن شریف کے بڑے حکم دو ہی ہیں۔ ایک توحید و محبت و اطاعت باری عزّ اسمہٗ۔ دوسری ہمدردی اپنے بھائیوں اور اپنے بنی نوع کی۔…

چاہیئے کہ اسلام کی ساری تصویر تمہارے وجود میں نمودار ہو اور تمہاری پیشانیوں میں اثر سجود نظر آوے اور خدائے تعالیٰ کی بزرگی تم میں قائم ہو۔ اگر قرآن اور حدیث کے مقابل پر ایک جہان عقلی دلائل کا دیکھو تو ہرگز اس کو قبول نہ کرو اور یقیناً سمجھو کہ عقل نے لغزش کھائی ہے۔ توحید پر قائم رہو اور نماز کے پابند ہو جاؤ اور اپنے مولیٰ حقیقی کے حکموں کو سب سے مقدّم رکھو اور اسلام کے لئے سارے دُکھ اٹھاؤ۔ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ۔(سورۃ البقرۃ 133:2)

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 550-552)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد فرمودہ خطباتِ جمعہ اکتوبر 2024ء کے اہم نکات

خطبہ جمعہ فرمودہ 4/ اکتوبر 2024ء کے اہم نکات

غزوۂ خندق کے تناظر میں سیرت نبوی ﷺ کا بیان نیز دنیا کے حالات اور پاکستان و بنگلہ دیش کے احمدیوں کے لیے دعاؤں کی تحریک

- تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: خطبات میں آج کل جنگِ احزاب کا ذکر ہو رہا ہے۔
- جب مشرکین کو خندق عبور کرنے کے باوجود کوئی کامیابی نصیب نہ ہوئی اور سخت ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا تو انہوں نے اتحاد کیا کہ وہ سب مل کر صبح حملہ کریں گے۔ چنانچہ صبح سخت تیر اندازی کا مقابلہ ہوا۔ وحشی بن حرب نے طفیل بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا طفیل بن مالک بن نعمان انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا چھوٹا نیزہ مار کر شہید کر دیا، حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی تیر لگا اور آپؓ بھی زخمی ہو گئے، کچھ دن بعد اُن کی شہادت ہو گئی۔
- یہی وہ دن تھا کہ جس روز مسلمانوں کے لیے نماز بھی اپنے وقت پر پڑھنا مشکل ہو گیا اور نمازِ عصر تنگ وقت میں پڑھی گئی۔
- اس وقت تک کیونکہ صلوٰۃِ خوف شروع نہیں ہوئی تھی اس لیے بوجہ خطرے اور مصروفیت کے نماز عصر بے وقت مغرب کے ساتھ ملا کر پڑھی گئی۔
- حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو اس کا اتنا صدمہ ہوا کہ آپؐ نے فرمایا خدا کفار کو سزا دے انہوں نے ہماری نمازیں ضائع کیں۔ دنیا میں سب سے زیادہ محبوب ترین چیز آپؐ کے لیے خدا کی عبادت تھی۔
- رسول اللہ ﷺ بروز پیر، منگل اور بدھ ظہر و عصر کے درمیان تشریف لائے اور اپنے اوپر کی چادر رکھ دی اور ہاتھ بلند کیے اور احزاب پر بد دعا کی کہ اے اللہ! اے کتاب نازل کرنے والے! اے جلد حساب لینے والے! تُو لشکروں کو شکست دے دے اور ان کے خلاف ہماری مدد کر۔
- حضرت ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! کلیجے منہ کو آ گئے ہیں۔ کیا ہمارے کہنے کے لیے کوئی کلمات ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کہ دعا کرو کہ اے اللہ! ہمارے عیب ڈھانپ دے اور ہمارے خوف دُور فرما دے۔
- قریشِ مکّہ اور اُن کے حلیف قبائل تنگ آ چکے تھے اور کوئی حتمی وار کر کے، مسلمانوں کا خاتمہ کرنا چاہتے تھے۔ مگر دوسری جانب خدا تعالیٰ اُن کے ارادوں کو خاک میں ملانے کا فیصلہ کر چکا تھا۔
- ایک شخص نُعیم بن مسعود جو قبائلِ غطفان کی شاخ قبیلہ اَشجع سے تعلق رکھتا تھا، جو دل میں مسلمان ہو چکا تھا، کفّار اس کے اسلام قبول کرنے سے ابھی بے خبر تھے۔ ایک روز یہ مدینے پہنچ گیا اور بنو قریظہ کے رؤساء سے کہا کہ میرے خیال میں تم نے یہ اچھا نہیں کیا کہ محمد ﷺ کے ساتھ غداری کر کے غطفان اور قریش کے ساتھ مل گئے، وہ تمہیں مسلمانوں کے رحم و کرم پر چھوڑ جائیں گے اس لیے ایسا کرو کہ قریش اور غطفان بطور ضمانت چند آدمی تمہارے ساتھ کر دیں تا کہ تمہارے ساتھ کوئی غداری نہ ہو۔ اس کے بعد وہ قریش کے پاس گیا اور انہیں کہا کہ بنو قریظہ تمہارے چند آدمی یرغمال بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں مگر تم ہرگز ایسا نہ کرنا۔ اسی طرح اس نے بنو غطفان سے بھی ایسی باتیں کیں۔

- بنو قریظہ نے قریش و غطفان کو پیغام بھیجا اور چند آدمی ضمانت کے طور پر مانگے۔ انہوں نے کہا کہ ہم یرغمالی نہیں دیتے، بنو قریظہ کو یقین ہو گیا کہ ان کی نیّت صاف نہیں ہے اور یوں نُعیم کی یہ سکیم کامیاب ہو گئی۔
- پھر اللہ تعالیٰ کی تقدیر مسلمانوں کے حق میں شدید آندھی کی صورت میں بھی ظاہر ہوئی جس نے کفار کی ہانڈیوں کو پلٹ دیا اور برتن الٹ دیئے، کفار کی آنکھیں آندھی سے بھر دیں، اور مشرکین پسپا ہو گئے۔
- کفار کے وہم پرست قُلوب کو ایک ایسا دھکا لگا کہ پھر وہ سنبھل نہ سکے اور صبح سے پہلے پہلے مدینے کا افقِ لشکرِ کفّار کے گرد و غبار سے صاف ہو گیا۔
- جب آندھی کا زور ہوا تو ابوسفیان نے قریشی رؤساء کو کہا کہ اب یہاں زیادہ ٹھہرنا مناسب نہیں ہے۔ اس نے اپنے آدمیوں کو واپسی کا حکم دیا اور پھر اونٹ پر سوار ہو گیا مگر گھبراہٹ کا یہ عالَم تھا کہ اونٹ کے پاؤں کھولنے یاد نہ رہے۔
- بنو قریظہ بھی اپنے قلعوں میں واپس چلے گئے، اور ان کے ساتھ بنو نضیر کا سردار حیی بن اخطب بھی ان کے قلعوں میں چلا گیا اور صبح سفیدی نمودار ہونے سے پہلے سارا میدان خالی ہو گیا اور مسلمان مفتوح ہوتے ہوتے فاتح بن گئے۔
- رسول اللہ ﷺ نے خدا کا شکر ادا کیا اور فرمایا کہ یہ ہماری کسی کوشش کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ محض خدا تعالیٰ کے فضل کی وجہ سے ہے۔
- حضورِ انور نے فرمایا کہ حالات، دن بدن خراب ہوتے جا رہے ہیں۔ اس کے لیے پاکستان اور بنگلہ دیش کے احمدیوں کے حالات کے لیے بھی دعا کریں۔

*****

خطبہ جمعہ فرمودہ 11/ اکتوبر 2024ء کے اہم نکات

غزوۂ خندق اور غزوۂ بنو قریظہ کے تناظر میں سیرت نبوی ﷺ کا بیان

- تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: خطبات میں آج کل جنگِ احزاب کا ذکر ہو رہا ہے۔
- جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لشکروں کو واپس بھگا دیا تو آپؐ نے فرمایا: اَلْآنَ نَغْزُوْهُمْ وَلَا يَغْزُوْنَنَا۔ یعنی آئندہ ہم قریش کے خلاف نکلیں گے مگر اُنہیں ہمارے خلاف نکلنے کی ہمت نہیں ہو گی اور واقعی ایسا ہوا۔
- اس جنگ میں قریش کو کچھ ایسا دھکا لگا کہ اس کے بعد ان کو پھر کبھی مسلمانوں کے خلاف اس طرح جتھا بنا کر نکلنے یا مدینہ پر حملہ آور ہونے کی ہمت نہیں ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی لفظ بہ لفظ پوری ہوئی۔
- اس فتنے کی تہہ میں بنو نضیر کے وہ محسن کش یہودی تھے جن کو مدینہ سے امن و امان کے ساتھ نکل جانے کی اجازت دے دی گئی تھی۔
- مگر بنو قریظہ کا خطرہ قائم تھا اس کے سدباب کے لیے بنو قریظہ کے خلاف بھی کارروائی ہوئی جسے غزوہ بنو قریظہ کہتے ہیں جو ذوالقعدہ پانچ ہجری بمطابق مارچ اور اپریل 627ء میں ہوا۔
- آپؐ کو ایک آدمی نے آواز دی اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے ہتھیار اُتار دیے۔ اللہ کی قسم! ہم نے ہتھیار نہیں اُتارے اور اشارہ سے آپؐ کو بنو قریظہ کی طرف رُخ کرنے کا کہا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپؐ سے کہا کہ یہ حضرت دحیہ قلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے تو آپؐ نے فرمایا کہ اُن کے مشابہ یہ حضرت جبرئیلؑ تھے۔
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کروایا کہ بنو قریظہ کی طرف نکل پڑیں اور عصر کی نماز وہیں پڑھیں۔
- آپؐ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا اور ان کو لشکر کا سیاہ رنگ کا عقاب نامی جھنڈا دیا۔ اور ان کو ایک جماعت کے ساتھ بطور ہراول دستے کے آگے روانہ فرما دیا اور پھر خود بھی ان کے پیچھے روانہ ہو گئے۔
- مسلمانوں کا بنو قریظہ پر محاصرہ طول پکڑ گیا اور مفاہمت کی کوئی صورت نہ ملی تو اُن کے رئیس کعب بن اسد نے اُن کے سامنے تین تجاویز پیش کیں۔

- اوّل: ہم محمدؐ پر ایمان لا کر مسلمان ہو جائیں کیونکہ آپؐ کی صداقت عیاں ہو چکی ہے۔
- دوم: ہم اپنے بچوں اور عورتوں کو قتل کر دیں اور تلواریں لے کر میدان میں نکلیں۔
- سوم: آج سبت کی رات ہم قلعہ سے نکل کر آپؐ اور آپؐ کے ساتھیوں پر حملہ کر دیں اور بعید نہیں کہ ہم غالب آجائیں۔ مگر بنو قریظہ نے تینوں تجاویز ماننے سے انکار کر دیا۔
- ایک اور یہودی عمرو بن سعدیٰ نے کہا کہ تم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے معاہدہ کیا اور اس کو توڑ دیا تو یہودیت پر تو ثابت قدم رہو اور ان کو جزیہ دے دو لیکن اس یہودی کی تجویز بھی ردّ کر دی گئی جس پر وہ اُسی رات قلعے سے باہر نکل گیا اور آپؐ کی اجازت سے اُسے جانے دیا گیا۔ تین اور افراد اُسی رات قلعے سے باہر آ کر اسلام لے آئے اور اپنی جان، اپنے خاندان اور اپنے اعمال بچا لیے۔
- بات چیت کے لیے آپؐ نے حضرت ابولبابہ بن عبد المنذر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قلعہ کے اندر بھجوا دیا۔ انہوں نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنا فیصلہ قبول کرانے کے سوا کسی بات پر تیار نہیں ہیں۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ ہم ان کے فیصلے کو قبول کر لیں؟ تو حضرت ابولبابہ بن عبد المنذر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا۔ ہاں اور اپنے ہاتھ سے اپنے گلے کی طرف ذبح کا اشارہ کیا حالانکہ یہ بالکل غلط تھا۔
- حضرت ابولبابہ بن عبد المنذر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! میں نے محسوس کیا کہ میں نے اللہ اور اُس کے رسول سے خیانت کی ہے۔ میں شرمندہ ہوا اور اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ پڑھا اور مسجد میں جا کر اپنے آپ کو سزا کے طور پر ستون سے باندھ دیا اور کہا کہ میں یہاں سے نہیں ہٹوں گا یہاں تک کہ مر جاؤں یا اللہ میرے اس فعل پر میری توبہ قبول کر لے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابولبابہ بن عبد المنذر انصاری کی توبہ قبول کی اور سحری کے وقت آیت نازل ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز کے لیے تشریف لائے تو اپنے دستِ مبارک سے انہیں کھول دیا۔
- حضرت ابولبابہ بن عبد المنذر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میری توبہ تو یہ ہے کہ میں اپنا سارا مال صدقہ کر دوں۔ آپؐ نے فرمایا: تمہارے لیے ایک تہائی کافی ہے۔ حضرت ابولبابہ بن عبد المنذر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ واقعہ صحاح ستہ میں نہیں ملتا۔ لیکن تاریخوں میں اس کا ذکر ہوا ہے۔
- حضور انور نے پاکستان، بنگلہ دیش، الجزائر اور سوڈان کے احمدیوں نیز بڑی طاقتوں کے ہاتھوں کو ظلم سے باز رہنے کے حوالے سے دعاؤں کی تحریک فرمائی۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 18/ اکتوبر 2024ء کے اہم نکات

مسجد فضل لندن کے سنگِ بنیاد پر ایک صدی مکمل ہونے کے حوالے سے مسجد فضل کی تاریخ کا مختصر بیان

- تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کل یوکے جماعت مسجد فضل کے سو سال مکمل ہونے پر ایک تقریب منعقد کر رہی ہے، جس میں غیر از جماعت مہمان اور ہمسائے بھی مدعو کیے گئے ہیں۔
- مسجد فضل جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد ہے جو عیسائیت کے گڑھ میں بنائی گئی تھی اور پھر یہاں سے اسلام کی حقیقی تعلیم اور تبلیغ لوگوں میں وسیع پیمانے پر شروع ہوئی۔ مخالف کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہے مگر حیرت ہے کہ اس خود کاشتہ پودے کے ذریعہ مغرب میں اسلام کی خوب صورتی کی تبلیغ کی جا رہی ہے۔
- مسجد فضل کی تعمیر سے پہلے ووکنگ میں ایک مسجد بنائی گئی تھی، جسے مشہور مستشرق ڈاکٹر جی۔ ڈبلیو۔ لائٹنر (Dr. G. W. Leitner) ریٹائرڈ پرنسپل اورینٹل کالج لاہور نے 1889ء میں تعمیر کروایا۔ یہ 1889ء وہی سال

ہے جب جماعت احمدیہ مسلمہ کا قیام عمل میں آیا۔ 1899ء میں ان کی وفات ہوگئی اور یوں یہ مسجد بھی مقفّل ہوگئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں بیرسٹر خواجہ کمال الدین صاحب نے اسے کھلوایا۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی وہاں گئے اور نوافل ادا کیے۔

- آج انگلستان اور مغربی ممالک میں بھی مسلمانوں کی بہت سی مساجد ہیں مگر لندن میں مسلمانوں کی پہلی مسجد ہونے کا اعزاز مسجد فضل کو ہی حاصل ہے۔
- حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مغرب میں اسلام کے پھیلنے کے حوالے سے فرمایا کہ مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنی رکھتا ہے کہ یہ ممالکِ مغرب جو قدیم سے ظلمت اور کفر وضلالت میں ہیں، آفتابِ صداقت سے منوّر کیے جائیں گے۔
- ایک رؤیا بیان کرتے ہوئے آپؑ نے فرمایا: مَیں نے دیکھا کہ مَیں شہر لندن میں ایک منبر پر کھڑا ہوں اور انگریزی زبان میں نہایت مدلل زبان میں اسلام کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں بعد اس کے مَیں نے بہت سے پرندے پکڑے جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے رنگ سفید تھے۔ سو مَیں نے اس کی تعبیر یہ کی کہ اگرچہ مَیں نہیں مگر میری تحریریں ان میں پھیلیں گی اور بہت سے راستباز انگریز صداقت کا شکار ہو جائیں گے۔
- حضرت چوہدری فتح محمد سیال رضی اللہ تعالیٰ عنہ انگلستان کے پہلے باقاعدہ مبلغ تھے، انہیں اللہ تعالیٰ نے یہاں پہلا پھل بھی عطا کیا اور پہلے احمدی مسٹر کوریو تھے جو ایک صحافی تھے، ان کے بعد ایک درجن کے قریب افراد جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔
- پھر حضرت قاضی محمد عبد اللہ بھٹی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت مفتی محمد صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہاں مبلغ کے طور پر کام کیا۔ 1919ء میں حضرت چوہدری فتح محمد سیال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دوبارہ اور حضرت عبد الرحیم نیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بطور مبلغ یہاں بھجوایا گیا۔
- 1920ء میں حضرت فتح محمد سیال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ انگلستان میں کوئی جگہ خریدیں جہاں مسجد بنائی جائے۔ چنانچہ دو ہزار دو سو پاؤنڈ سے زائد رقم سے یہ جگہ پٹنی کے علاقے میں خریدی گئی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد کا نام ”مسجد فضل“ تجویز فرمایا اور اس کی تعمیر کے لیے چندے کی تحریک کی۔
- 1924ء میں ویمبلے کی بین المذاہب نمائش کے لیے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام کی خوبیاں بیان کرنے کے لیے کتاب لکھی جو ”احمدیت یعنی حقیقی اسلام“ کے نام سے شائع شدہ ہے۔ آپؓ اس کانفرنس میں خود شامل ہونے کے لئے 22/اگست 1924ء کو انگلستان پہنچے۔
- 1920ء میں حضورؓ کے ارشاد پر پہلے تیس ہزار اور بعد ازاں ایک لاکھ روپے جمع کرنے کی تحریک کی گئی، اور بینک آف انڈیا کے ذریعے سے رقم انگلستان بھجوائی گئی اور اس رقم سے تین ہزار چار سو اڑسٹھ پاؤنڈز خریدے گئے۔
- 19/اکتوبر 1924ء اتوار کے دن اس مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔
- اس تقریب میں پارلیمان کے ممبران، لیڈرز، سیاست دان، سفارت کاروں سمیت مہمانوں کی بڑی تعداد شریک ہوئی۔ حضرت حافظ روشن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تلاوت کی۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطاب فرمایا۔
- سنگِ بنیاد کے دو سال بعد اس مسجد کا افتتاح ہوا۔ پروفیسر شیخ عبد القادر صاحب مؤرخ نے اس کا افتتاح کیا جو احمدی نہیں تھے۔
- یہی اس مسجد کی تعمیر کی وجہ تھی کہ مغرب میں تبلیغِ اسلام ہو۔ آج ہم سو سال پورا ہونے پر تقریب منعقد کر رہے ہیں۔
- آج ہمیں اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے والے ہوں، اس کی مخلوق کے حق ادا کرنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین!

*****

ملتا ہے وہ اُسی کو جو ہو خاک میں مِلا! ظاہر کی قیل و قال بھلا کس حساب میں (درِّ ثمین اردو)

خطبہ جمعہ فرمودہ 25/اکتوبر 2024ء کے اہم نکات

غزوۂ بنو قریظہ کے تناظر میں سیرت نبوی ﷺ کا بیان

- تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
- جنگ احزاب میں بنو قریظہ کا ذکر ہو رہا تھا۔ جب محاصرہ شدید ہو گیا تو بنو قریظہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے پر قلعوں سے اُتر آئے۔
- تاریخ کی روایات کے مطابق محاصرے کی مدت کم و بیش بیس دن ہے۔
- اس فیصلے میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حَکَم بنایا گیا۔ یہود کو قید کرنے کے حکم پر ان کو رسیوں سے باندھ دیا گیا اور عورتوں اور بچوں کو علیحدہ کر دیا گیا۔
- اُن کے قلعوں سے پندرہ سو تلواریں، تین سو زرہیں، دو ہزار نیزے، پندرہ سو چمڑے کی ڈھالیں اور بہت سے برتن ملے۔ اونٹ اور دیگر جانور بھی پائے گئے جو سب کے سب جمع کر لیے گئے۔
- حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دونوں اطراف سے عہد و پیمان کے بعد اپنا فیصلہ سُنایا کہ بنو قریظہ کے مقاتل یعنی جنگجو لوگ قتل کر دیے جائیں۔ اور ان کی عورتیں اور بچے قید کر لیے جائیں۔ اور ان کے اموال مسلمانوں میں تقسیم کر دیے جائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَقَدْ حَكَمْتَ بِحُكْمِ اللّٰهِ یعنی تمہارا یہ فیصلہ ایک خدائی تقدیر ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسی فیصلے کے متعلق مجھے فرشتے نے سحری کے وقت بتایا تھا۔
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم 9/ذوالحجہ اور ایک روایت کے مطابق 7/ذوالحجہ بروز جمعرات مدینہ واپس تشریف لائے۔
- قیدیوں کو مدینہ میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر، اور عورتوں اور بچوں کو حضرت رملہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر لایا گیا۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بنو قریظہ کے کھانے کے لیے ڈھیروں ڈھیر پھل مہیا کیا اور وہ لوگ رات بھر پھل نوشی میں مصروف رہے۔
- آنحضرت ﷺ نے یہ حسرت بھرے الفاظ فرمائے کہ لَوْ اٰمَنَ بِیْ عَشَرَةٌ مِنَ الْيَهُوْدُ لَاٰمَنَتْ بِيَ الْيَهُوْدُ۔ یعنی اگر یہود میں سے مجھ پر دس بارُسوخ آدمی بھی ایمان لے آتے تو یہ ساری قوم مجھے مان لیتی اور خدائی عذاب سے بچ جاتی۔
- دوسرے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک جگہ تشریف فرما ہو گئے تا کہ اگر کوئی ہدایت کی ضرورت ہو تو آپؐ بلا توقف ہدایت دے سکیں۔
- آپؐ نے بتقاضائے رحم یہ حکم صادر فرمایا کہ مجرموں کو علیحدہ علیحدہ قتل کیا جاوے یعنی ایک کے قتل کے وقت دوسرے مجرم پاس نہ ہوں۔
- جب حیی بن اخطب، رئیس بنو نضیر آیا تو آنحضرت ﷺ کی طرف دیکھ کر کہنے لگا کہ جو خدا کو چھوڑتا ہے، خدا بھی اُسے چھوڑ دیتا ہے۔ یہ اُسی کا حکم اور تقدیر ہے۔ کعب بن اسد، رئیس قریظہ کو لایا گیا تو آنحضرت ﷺ نے اُسے اشارتاً مسلمان ہو جانے کی تحریک کی۔ اُس نے کہا لوگ کہیں گے کہ موت سے ڈر گیا ہے۔ پس مجھے یہودی مذہب پر ہی مرنے دو۔ ایک اَور یہودی رفاعہ نامی کو آنحضرت ﷺ نے ایک رحم دل مسلمان خاتون کی سفارش پر معاف فرما دیا۔
- صرف ایک یہودی عورت کو قتل کیا گیا جس نے ایک مسلمان صحابی کو قلعہ پر سے ایک پتھر گرا کر شہید کیا تھا۔ بعض سیرت نگار اس سے اتفاق نہیں کرتے۔
- بعض مؤرخین لکھتے ہیں کہ بنو قریظہ کے قیدیوں میں ایک عورت ریحانہ بنت زید کو آنحضرت ﷺ نے لونڈی کے طور پر اپنے پاس رکھ لیا تھا مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ روایت بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے آزاد کر دیا تھا جس کے بعد وہ اپنے خاندان میں جا کر آباد ہو گئی تھی۔
- اس غزوہ کے نتیجے میں جمع ہونے والے مال غنیمت کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں تقسیم کیا اور بعض عورتوں کو بھی حصہ دیا گیا۔
- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیدیوں کو نجد کی طرف بھجوا دیا تھا۔ جہاں بعض نجدی قبائل نے ان کا فدیہ ادا کر کے انہیں چھڑا لیا تھا۔ اور اس رقم سے

مسلمانوں نے گھوڑے اور ہتھیار خریدے تھے۔ بعض کو آنحضرت ﷺ نے بطور احسان چھوڑ دیا تھا۔ یہ لوگ خود مسلمان ہو گئے۔ ان میں سے عطیہ قرظی، عبدالرحمٰن بن زبیر بن باطیا، کعب بن سُلیم اور محمد بن کعب کے نام بھی ہیں۔

- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم آبِ زَر سے لکھنے کے قابل ہے کہ جو بھی کوئی عورت تقسیم کی جائے یا فروخت کی جائے اگر اُس کے ساتھ چھوٹا بچہ یا بچی ہو تو اُس کو اُس کی ماں سے الگ نہ کیا جائے۔ جب تک کہ وہ بالغ نہ ہو جائے۔ اور ایسا ہی اگر دو چھوٹی بہنیں ہوں تو اُنہیں بھی بالغ ہونے تک جدا نہ کیا جائے۔
- یہ تھا رحمۃ للعالمین کا عمل اور آنحضرت ﷺ کا عورتوں، قیدیوں اور اپنے مخالفین پر احسان۔ آج کل مسلمان اللہ اور رسول کریم ﷺ کے نام پر لوگوں کو قتل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان مسلمانوں کو بھی عقل اور سمجھ عطا فرمائے۔ آمین!

(بشکریہ مکرم مولانا خلیل احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ ریجائنا)

سب ٹھاٹھ پڑا رہ جاوے گا

سنسار کے اے نیتاؤ جی!
اس جگ کے اے مکھیاؤ جی!

اک چِتنا ہمری دور کرو
یہ گتھی تو سلجھاؤ جی

تم گیان سبھی جب رکھتے ہو
پھر بات یہ کیوں بسراؤ جی

جس آگ میں خود جل جاؤ گے
کیوں اگنی وہ بھڑکاؤ جی

خود توپ چلا کر کہتے ہو
کنکر بھی نہ ہم پہ اٹھاؤ جی

انصاف اسی کا نام ہے کیا
یہ کیسا عدل نیاؤ جی

بے دست و پا نردوشوں پر
تم خنجر کو لہراؤ جی

کیا ہوتا ہے یہی ہاتھی کا
اک کیڑی سے برتاؤ جی

سب ٹھاٹھ پڑا رہ جاوے گا
تم بے جا مت اتراؤ جی

کیا اَنت ہوا ہامانوں کا
سو تھوڑی بغلیں بجاؤ جی

تم آج اندھیر مچاتے ہو
تم لاکھ خدا بن جاؤ جی

امبر سے جب ایشر آوے گا
جاؤ گے کہاں پہ خداؤ جی!

کچھ ہوش کرو ہے وقت ابھی
ان جنگوں سے باز آؤ جی

نفرت کے کانٹے دور کرو
اور پیت کے پھول اگاؤ جی

گر کھیل نہ چھوڑا چھریوں کا
تو یاد رکھو راجاؤ جی!

اپنی برچھی سے کھاؤ گے
خود اپنے تن پر گھاؤ جی

پھر پرجا تم سے پوچھے گی
اب بکتی ہے کس بھاؤ جی

(مکرم م۔م۔محمود صاحب)

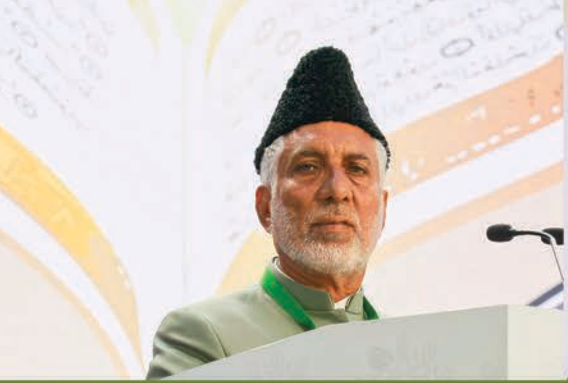

تقریر جلسہ سالانہ کینیڈا 2024ء

آخری قسط

دورِ حاضر میں دعا کی طاقت کے نظارے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپؑ کے متبعین کی قبولیتِ دعا کے اعجازی واقعات

مکرم مولانا عبدالسمیع خان صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا

- جون 1996ء میں پشاور کے قریب شب قدر کے علاقہ میں بڑا دردناک واقعہ ہوا جہاں چوہدری ریاض احمد صاحب کو بڑی بے دردی اور سفاکانہ طریق سے شہید کر دیا گیا۔ وہاں ان کے ساتھ ان کے خسر ڈاکٹر عبدالرشید خان صاحب کو ظالمانہ طریق سے اس قدر مارا گیا کہ اپنی طرف سے مخالفین نے آپ کو مرا ہوا سمجھ کر پھینک دیا۔

آپ خود بیان کرتے ہیں کہ میرا جسم بے حس اور مردہ ہو چکا تھا لیکن میرا دماغ کام کر رہا تھا۔ پولیس نے بھی مجھے مردہ سمجھ کر اٹھا کر گاڑی میں پھینکا اور چارسدہ ہسپتال چھوڑ دیا۔ ڈاکٹر نے مجھے مردہ قرار دے کر میرے پوسٹ مارٹم کی رپورٹ بھی تیار کر لی۔ تو اچانک ڈاکٹر نے دیکھا کہ میں ابھی زندہ ہوں۔ اس کے بعد جب کچھ ہوش آئی تو میں نے کہا کہ تم مجھے پشاور بھجوا دو وہاں احمدی ڈاکٹر تھے۔ ان سب کا یہی خیال تھا کہ چند منٹوں کا مہمان ہے۔ چونکہ میری تمام پسلیاں ٹوٹی ہوئی تھیں۔ ہاتھ فریکچر تھے۔ میرے گھٹنے فریکچر تھے۔ غرضیکہ میرے جسم کا کوئی حصہ سلامت نہیں تھا۔ اس پر حضور انورؒ کو دعا کے لئے لکھا گیا تو حضورؒ کی طرف سے پیغام آیا کہ مجھے ربوہ لایا جائے۔

ربوہ کے ڈاکٹروں نے کہا آپ کا علاج انسانی طاقت سے باہر ہے۔ ہماری سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ ہم آپ کو کیا دیں، کیا نہ دیں۔ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب گھر گئے اور ایک چمچ اور ایک چھوٹی سی شہد کی بوتل اٹھا لائے۔ اس چمچ سے شہد نکالا اور پیالی میں حل کر کے مجھے دیا۔ جب میں نے شہد پی لیا تو ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ یہ وہ چمچ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے استعمال میں لایا کرتے تھے۔

اس شہد کے علاوہ انہیں اور کوئی دوائی نہ دی گئی۔ پھر وہ ہالینڈ چلے گئے وہاں کے ڈاکٹروں نے مجھے چار ہسپتالوں میں چیک اپ کے لئے بھیجا۔ وہ جب ایکسرے لیتے تو حیران ہوتے کہ اس کی پسلیاں ٹوٹی ہوئی ہیں، چار پانچ جگہ فریکچر ہے، اس کا گھٹنا فریکچر ہے، اس کے ہاتھ فریکچر ہیں۔ یہ چلتا پھرتا کیسے ہے؟ رشید صاحب ان سے کہتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ مسیح موعود جب آئے گا تو مردوں کو زندہ کرے گا۔ میں وہ مردہ ہوں جو مسیح موعود کی برکت سے اور خلیفۃ المسیح کی دعا سے زندہ ہوا ہوں اور آج آپ کے سامنے کھڑا ہوں۔

- مکرم عبدالسمیع نون صاحب آف سرگودھا بیان کرتے ہیں: میرے ایک دوست کو غنڈوں نے اغوا کر لیا اور 50 لاکھ روپے تاوان مانگا۔ میں نے خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا در کھٹکھٹایا۔ حتیٰ کہ ایک دن میں دو دو بار فیکس بھی دی۔ حضورؒ کی دعائیں مستجاب ہوئیں اور خلاف توقع نہ صرف ساتویں دن ان کی رہائی ہوئی۔ اور وہ لوگ 100 معززین کا وفد لے کر معذرت کے لئے آئے اور 50 لاکھ روپیہ وصول شدہ تاوان بھی واپس کر گئے۔ (روزنامہ الفضل ربوہ، 29 مئی 2003ء)

- وہ دعا ہی تھی جس نے گنتی کے مخلصوں کے اموال و نفوس میں برکت ڈالی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متبعین ملکوں ملکوں پھیل گئے۔ وہ خطہ خطہ قدم جماتے رہے۔ وہ قریہ قریہ آباد ہوئے۔ وہ چپہ چپہ پھرتے رہے۔ وہ نگر نگر طلوع ہوئے، وہ شہر شہر ظاہر ہوئے۔ دنیا کے کونے کونے میں بس گئے۔ شاخ شاخ بسیرا کیا۔ ڈال ڈال بہار دکھائی۔ مگر پھر ایک ہاتھ پر اکٹھے ہو گئے۔ ایک امام کے گرد جمع ہیں ایک قبلہ کی طرف رخ کرتے ہیں۔ ایک شجر کے سائے میں ہیں۔
- وہ دعا ہی ہے جس نے جماعت احمدیہ کو قدرتِ ثانی اور خلافت کی نعمت سے نوازا ہے۔ وہ امام دیا ہے جس سے خدا ہمکلام ہوتا ہے۔ جس کو خدا اپنی رضامندی کی راہیں دکھاتا ہے جس کی دعاؤں سے مردے زندہ ہو جاتے ہیں اور بیمار صحت مند، ناکام طالب علم کامیابی کا منہ دیکھتے ہیں اور بے اولاد صاحب اولاد ہو جاتے ہیں۔ جس کا ہر آنسو خدا سے نئی بشارتیں لے کر آتا ہے۔ جس کے منصوبوں کو خدا تمکنت دیتا ہے اور دنیا کے بڑے بڑے ایوانوں میں حق و صداقت کی آواز گونجتی ہے۔
- مکرم فتح محمد صاحب نے 22-1921ء میں گاؤں کے چار افراد کے ساتھ احمدیت قبول کی تو پورے علاقہ میں مخالفت شروع ہو گئی۔ اتفاق سے پانچوں افراد کی لڑکیاں تھیں اور کسی کی نرینہ اولاد نہ تھی۔ گاؤں کے بوڑھوں نے کہنا شروع کر دیا، کیا ہوا کہ یہ لوگ مرزائی ہو گئے ہیں۔ ان کو لڑکیاں ہی ملتی ہیں۔ اس بات کا ان کو بڑا صدمہ ہوا اور انہوں نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ

عنہ کی خدمت میں دعا کی درخواست کی اس پر حضورؓ نے جواب دیا خدا تعالیٰ آپ سب کو نرینہ اولاد دے گا۔ فتح محمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ہم پانچوں کو نرینہ اولاد سے نوازا حضرات! یہ دعا کی طاقت ہے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ، 28/اپریل 1966ء)

- میاں محمد اسلم صاحب آف پتو کی لکھتے ہیں: کہ شادی کے بارہ سال گزر گئے مگر کوئی اولاد نہ ہوئی۔ لیڈی ڈاکٹر نے کہا تھا کہ طبی لحاظ سے یہ عورت اولاد پیدا نہیں کر سکتی۔ رشتہ داروں اور گاؤں والوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ چونکہ قادیانی ہو گیا ہے، لہٰذا ابتر رہے گا۔ میں نے ہر قسم کا علاج کروایا لیکن اولاد نہ ہوئی۔ اسی اثنا میں خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں تمام حالات لکھ کر درخواست دعا کی۔ خط کے جواب میں حضورؒ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ضرور نرینہ اولاد سے نوازے گا۔ خلیفۂ وقت کی اس دعا کے بعد میرے چار لڑکے ہوئے۔ سب لوگ حیران تھے کہ اس کی اولاد کس طرح ہو گئی۔ حضرات! یہ دعا کی طاقت ہے۔

(روزنامہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 20/فروری 2024ء)

- گھانا کے ایک عیسائی چیف تھے۔ ان کی بیوی کا حمل ہر دفعہ ضائع ہو جاتا تھا۔ وہ عیسائی پادریوں اور دم کرنے والوں کے پاس گئے۔ کوئی فائدہ نہ ہوا۔ جب ہر طرف سے مایوس ہو گئے تو امام عبد الوہاب آدم صاحب کے پاس آئے اور کہا کہ مجھے عیسائیت پر سے دعا کا یقین اٹھ گیا ہے۔ میں نے سنا ہے کہ خدا آپ لوگوں کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ آپ اپنے امام کو میری طرف سے سارے حالات بتا کر لکھیں کہ ہمارے لئے دعا کریں۔ حضور نے ان کو جواب لکھا کہ آپ کو بچہ نصیب ہو گا اور بہت ہی خوبصورت اور عمر پانے والا بچہ ہو گا۔ چنانچہ جب ان کی بیوی کو حمل ہوا تو ڈاکٹروں نے کہا کہ نہ صرف یہ بچہ مر جائے گا بلکہ بیوی کو بھی لے مرے گا۔ اس لئے تم اس حمل کو ضائع کروا دو۔ اس چیف نے کہا ہر گز نہیں۔ مجھے جماعت احمدیہ کے امام کا خط آیا ہے۔ نہ میری بیوی کو کوئی نقصان پہنچے گا، نہ میرے بچے کو نقصان پہنچے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کو نہایت ہی خوبصورت صحت مند بچہ عطا فرمایا اور ان کی بیگم صاحبہ بھی بالکل ٹھیک ٹھاک رہیں۔ حضور جب دورے پر گھانا گئے تو انہوں نے بیعت کر لی۔

- جرمنی میں بلغاریہ کے ایک مخلص نو احمدی دوست Etem صاحب اپنی فیملی کے ہمراہ جلسہ میں شامل ہوئے۔ موصوف نے چند سال قبل عیسائیت سے دین حق قبول کیا تھا۔ لیکن ان کی بیوی نے بیعت نہیں کی تھی۔

ان کی اہلیہ کا کہنا تھا کہ میری تین بیٹیاں ہیں۔ اگر مجھے بیٹا مل جائے تو میں بھی احمدی ہو جاؤں گی۔ موصوفہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا۔ اگلے سال جب وہ دوبارہ جلسہ میں آئیں تو سات ماہ کی حاملہ تھیں۔ ملاقات کے دوران انہوں نے بچے کے لئے نام رکھنے کی درخواست کی تو حضور انور نے صرف لڑکے کا نام 'جاہد' تجویز فرمایا۔ جلسہ سے واپس جا کر موصوفہ نے مربی صاحب سے کہا کہ ڈاکٹرز نے بتایا ہے کہ لڑکی ہے اس لئے حضور انور کی خدمت میں دوبارہ درخواست کریں کہ لڑکی کا نام تجویز فرمائیں۔ اس پر مربی صاحب نے کہا کہ ڈاکٹر جو چاہیں کہیں، ان کی مشینیں جو چاہیں ظاہر کریں لیکن اب آپ کا بیٹا ہی ہو گا کیونکہ خلیفۃ المسیح نے بیٹے کا نام رکھا ہے۔ چنانچہ جب بچہ کی پیدائش ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بیٹے سے ہی نوازا۔ وہ جلسہ کے موقع پر اس بیٹے کو ساتھ لے کر آئی تھیں اور لوگوں کو بتا رہی تھیں کہ دیکھو یہ خلیفۂ وقت کی دعاؤں کی قبولیت کا نشان ہے۔

- ایڈیٹر الفضل قادیان خواجہ غلام نبی صاحب بیان کرتے ہیں کہ میرا نکاح حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھا۔ مگر کئی سال تک اولاد نہ ہوئی اور نہ ہی کبھی اس کے لئے دعا کی درخواست کی، اس خیال سے کہ حضور کو معلوم ہی ہے آخر ایک دن میں نے اولاد کے لئے درخواستِ دعا لکھ کر حضورؓ کی خدمت میں پیش کر دی۔ اس کے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے شادی کے ساڑھے آٹھ سال بعد لڑکی عطا فرمائی۔

(روزنامہ الفضل قادیان۔ جوبلی نمبر، 28/دسمبر 1939ء، صفحہ 53)

- ایک خاتون نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ میری شادی کو چودہ سال گزر گئے ہیں۔ میرے لیے اولاد کی دعا کریں۔ حضورؓ نے فرمایا: ”آپ کے انیس سال بعد اولاد ہو گی۔“ چنانچہ حضورؓ کی دعا سے ان کی شادی کے ٹھیک انیس سال بعد جب کہ وہ امید ختم کر چکے تھے، تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بیٹی سے نوازا۔

(روزنامہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 12 فروری 2024ء)

- سیرالیون میں ایک زیر تبلیغ دوست السید امین خلیل شامی کی چھوٹی لڑکی سخت بیمار ہو گئی اور اُسے Black Water Fever ہو گیا جو وہاں کی سب سے زیادہ مہلک بیماریوں میں سے ہے۔ اس بیماری کا مریض عام طور پر چوبیس گھنٹے میں مر جاتا ہے۔ انہوں نے کافی علاج کیا مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ آخر لڑکی قریب المرگ ہو گئی۔ مبلغ نے ان کو دعا کی طرف متوجہ کیا اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دعا کے لئے تار دیا اور حضورؓ کی دعا کی برکت سے وہ مرتی ہوئی لڑکی اللہ تعالیٰ نے ان کو واپس دے دی۔

(روزنامہ الفضل قادیان۔ 26/جولائی 1945ء، صفحہ 4)

- یہ دعا ہی ہے جس نے جماعت احمدیہ کے دل میں توحید کے قیام کا بے پناہ جوش پیدا کیا ہے۔ یہ ساری دنیا میں خدا کی وحدانیت کا علم بلند کرتے ہیں۔ یہ جگہ جگہ خدا کے

گھر بناتے ہیں۔تمام زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم چھاپنے کا منصوبہ رکھتے ہیں۔ یہ قرآن کریم کی نمائشیں لگاتے ہیں اور امن کا پیغام عام کرتے ہیں۔ دیوانہ وار خدا کی طرف بلانے میں ان کا کوئی ثانی نہیں۔ اشاعت کے ذرائع میڈیا، اخبارات، رسائل وجرائد استعمال کرتے ہیں اور زمین کے کناروں تک اللہ اور رسول ﷺ کا پیغام پہنچاتے ہیں۔

- 1996ء میں امریکہ اور کینیڈا کے لئے ایم ٹی اے کی ڈیجیٹل سروس شروع کی جارہی تھی۔ ابھی ڈیجیٹل ریسیور بھی دستیاب نہ تھے۔ کئی مشکلات کے بعد ایک کمپنی سے معاہدہ طے پایا مگر اچانک اس کمپنی کا فون آیا کہ ہم کچھ مشکلات میں گھر گئے ہیں۔ لہٰذا اب ہم ریسیور نہیں بنا سکیں گے۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کو بتایا گیا۔ چند گھنٹے کے اندر ہی حضور کا پیغام آیا اور فرمایا اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا یعنی اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ اس واقعہ کے تیسرے دن ایک دوسری کمپنی نے جس کا جماعت کو علم ہی نہ تھا۔ ریسیور بنانے کی پیشکش یوں کی کہ پہلے سے ایک تہائی قیمت پر سودا ہو گیا اور پھر انہوں نے ہزاروں کی تعداد میں ڈیجیٹل ریسیور ہماری عین ضرورت کے مطابق تیار کئے۔حضرات! یہ سب دعا کی طاقت تھی۔

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 27 دسمبر 2003ء)

- حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ سیرالیون میں ایک سکول کے افتتاح کے لئے تشریف لے گئے ابھی تقریب شروع نہیں ہوئی تھی کہ اس علاقہ کے ایک پرانے احمدی زاروقطار رونے لگے۔ کسی نے وجہ پوچھی تو بتایا کہ 30 سال پہلے مولانا نذیر احمد صاحب علی ہمارے اسی گاؤں میں تبلیغ کے لئے آئے تھے۔ سارا دن وہ لوگوں کے پیچھے پھرتے رہے کہ میری بات سن لو مگر کسی نے نہ سنی اور مار مار کر گاؤں سے نکال دیا۔ انہوں نے ایک درخت کے نیچے رات گزاری۔ صبح میں ہمدردی کی وجہ سے ان کے پاس گیا۔ تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میں نے ساری رات خدا سے دعا کی اور میرے رب نے مجھے بتایا ہے کہ اسی درخت کے ساتھ جماعت کا بڑا سکول ہوگا۔ کئی سال بعد سارا گاؤں احمدی ہوگیا۔ اور آج اس سکول کا افتتاح ہو رہا ہے۔

- کینیڈا میں کیلگری مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا جانا تھا، تو ایک دن قبل امیر صاحب کینیڈا نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں عرض کیا کہ موسمی پیشگوئی کے مطابق کل یہاں بڑی شدید بارش ہے اور طوفانی ہوائیں ہیں۔ مہمان بھی آرہے ہیں۔ دعا کریں۔ اس پر حضور انور نے کچھ دیر دعا کی اور فرمایا: ”اللہ فضل فرمائے گا۔“ چنانچہ اگلے روز بارش کا کوئی نام ونشان نہیں تھا۔ سنگِ بنیاد کی تقریب ہوئی۔ قریباً دو گھنٹے کا پروگرام تھا۔ تقریب سے فارغ ہو کر حضور انور واپسی کے لئے جب اپنی کار میں بیٹھے تو کار کا دروازہ بند ہوتے ہی اچانک شدید بارش شروع ہوگئی اور ساتھ تند و تیز ہوائیں چلنے لگیں جو مسلسل تین چار گھنٹے جاری رہیں۔ حضرات! یہ دعا کی طاقت تھی۔

- حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب 2004ء میں گھانا تشریف لے گئے تو ایک موقع پر سفر کے دوران حضور نے اہل گھانا کو بشارت دی کہ گھانا کی زمین سے تیل نکلے گا۔ چنانچہ جب 2008ء میں حضور انور خلافت جوبلی کے موقع پر دوبارہ گھانا تشریف لے گئے تو گھانا کے صدر مملکت نے ملاقات کے دوران حضور سے کہا کہ حضور کی ہمارے ملک کے لئے دعائیں قبول ہو رہی ہیں۔ حضور نے اپنے گزشتہ دورہ کے دوران فرمایا تھا کہ گھانا کی زمین میں تیل ہے اور یہاں سے تیل نکلے گا۔ حضور انور کی یہ دعا بڑی شان سے قبول ہوئی اور گھانا سے تیل نکل آیا۔

- گھانا کے مشہور نیشنل اخبار Daily Graphic نے اپنے 17/اپریل 2008ء کے شمارہ میں پہلے صفحہ پر حضور انور اور صدر گھانا کی ملاقات کی رپورٹ شائع کرتے ہوئے لکھا :

خلیفۃ المسیح نے اپنے دورہ گھانا 2004ء کے دوران گھانا میں تیل کی دریافت پر بڑے پرزور طریق سے اپنے یقین کا اظہار کیا تھا اور یہی یقین گزشتہ سال حقیقت میں بدل گیا۔ اور گھانا کی سرزمین سے تیل نکل آیا۔

- یہ دعا ہی ہے جس کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ خدمت خلق کے لئے سرگرم عمل ہے۔ Humanity First بھوکوں، پیاسوں، بے مکانوں کے لئے ایثار کے نئے نمونے قائم کرتی ہے۔ ہر قدرتی آفت میں اپنے وسائل سے بڑھ کر کام کرتی ہے۔ یہ یتیموں کی پناہ گاہ ہے۔ بیواؤں کا آسرا ہے۔ کمزوروں کی ڈھال ہے اور دشمنوں سمیت سب کی خیر خواہ ہے۔

اپنے پر موت وارد کرنے والے زندگی پاتے ہیں۔ دعا کائنات کی جان ہے۔ زندگی کی مراد ہے۔ نبوت کا ماحصل ہے۔ روح کی پکار ہے۔ دل کی دھڑکن ہے۔ یہ کتاب قیّمہ ہے۔ یہ قرآن کا خلاصہ ہے۔ یہ عبادت کا مغز ہے۔ یہ ہر بلندی کا پہلا زینہ اور ہر سچائی کا آغاز ہے۔ یہ تقویٰ کا دوسرا نام ہے۔ اسی سے زندگی کا بھرم ہے۔ یہ نوحہ خوشیوں کی برسات ہے۔ یہ آنسو آخرت کے موتی ہیں۔ یہ غم مسرتوں کا سرچشمہ ہے۔ دعا وسیلہ ہے، دعا حوصلہ ہے، دعا محبت ہے، دعا راز ہے، دعا ہمدردی ہے، دعا طاقت ہے دعا کائنات ہے، دعا بخشش ہے۔ دعا ہی سب کچھ ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعاؤں سے مدد پاکر دعا کی حقیقت پر یوں روشنی ڈالی ہے۔

> ”دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشت خاک کو کیمیا کر دیتی ہے۔ دعا ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔ وہ فنا کرنے والی چیز ہے۔ وہ گداز کرنے والی آگ ہے۔ وہ رحمت

کو کھینچنے والی مقناطیسی کشش ہے۔وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے، وہ ایک تند سیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے، ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر اس سے تریاق ہو جاتا ہے۔“

(لیکچر سیالکوٹ۔ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 222-223)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ، آپ کے خلفائے عظام اور عظیم مبلغین نے دعا کے جو چیلنج دیئے ہیں انہوں نے ایک دنیا کو حیرت میں ڈال دیا۔حضورؑ نے فرمایا:

”اگر کوئی سچ کا طالب ہے... تو اس کے لئے خوب موقعہ ہے جو میرے مقابل پر کھڑا ہو جائے۔ اگر وہ امورِ غیبیہ کے ظاہر ہونے اور دعاؤں کے قبول ہونے میں میرا مقابلہ کرسکا تو میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اپنی تمام جائیداد غیرمنقولہ جو دس ہزار روپیہ کے قریب ہوگی اس کو دے دوں گا۔“

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن، جلد 5، صفحہ 27)

آپؑ کے مباہلے کے چیلنج آپؑ کے خلفاء دہراتے رہتے ہیں۔

آپؑ نے مریضوں کی شفایابی کے لئے دعا کا چیلنج دیا کہ دونوں فریق قرعہ اندازی کے ذریعہ مریضوں کو تقسیم کرلیں پھر دیکھیں کہ خدا کس کے مریضوں کو شفا دیتا ہے۔

(حقیقۃ الوحی ۔ روحانی خزائن ، جلد 22 ، صفحہ 91 اور چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن، جلد 23، صفحہ 4)

کاش دنیا اس چیلنج کو قبول کرتی اور ہزاروں مریض شفا پا جاتے ۔حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 18/ مارچ 1924ء کو تمام مذاہب کو دعا کا چیلنج دیتے ہوئے فرمایا:

”دنیا کا کوئی مذہب دعا سے میرا مقابلہ کرلے ۔ میرے مقابلہ میں دعا کر کے دیکھ لے کہ خدا میری مدد کرتا ہے یا اس کی ۔ اور میں یہ اپنے متعلق ہی نہیں کہتا۔ میرے مرنے کے بعد بھی لمبے عرصہ تک جماعت احمدیہ میں ایسے انسان ہوں گے کہ جو نشان دکھائیں گے۔“

(انوار العلوم ۔ بہائی فتنہ انگیزوں کا راز کیوں کر فاش ہوا، جلد چہارم، صفحہ 38)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کے لئے دردِ دل سے دعائیں کی تھیں۔انہوں نے 75 افراد سے شروع ہونے والے جلسہ کو عالمگیر بنا دیا۔آج اس جلسہ میں شامل ہر فرد دعا کی طاقت کی گواہی دے رہا ہے۔کینیڈا کا پہلا جلسہ سالانہ 1977 میں سکاربرو کے

David & Mary Thompson Collegiate Institue

میں منعقد ہوا جس میں 500 افراد شریک ہوئے۔ اسی کے ساتھ پہلی مجلس شوریٰ منعقد ہوئی جس کا مرکزی ایجنڈا یہ تھا کہ مسجد کیسے بنائی جائے؟ پہلا مشن ہاؤس دو کمروں کے کرایہ کے اپارٹمنٹ میں تھا۔

(تاریخ جماعت احمدیہ کینیڈا، صفحہ 67-68)

ان لوگوں کی بے قرار دعاؤں نے ان 500 افراد کو اب ہزاروں اور ہزاروں ہزار بنا دیا ہے ۔ چنانچہ 22/ مارچ 1977ء کو کینیڈا میں سب سے پہلے مبلغ مکرم مولانا سید منصور احمد بشیر احمد صاحب تشریف لائے۔

(تاریخ جماعت احمدیہ کینیڈا، صفحہ 64)

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے امسال نیشنل مجلس شوریٰ کینیڈا 2024ء کی ایک رپورٹ کے مطابق جماعت احمدیہ کینیڈا کو 34 مساجد سمیت 77 پراپرٹیز عطا کر دی ہیں۔

آج یہاں مربیان کی تعداد 100 سے زیادہ ہے۔ پس یاد رکھیں کہ پہلی فتوحات بھی دعاؤں سے ہوئی تھیں اور آئندہ بھی جو کچھ ہو گا دعا ہی سے ہو گا۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعاؤں سے مدد پا کر دعا کی حقیقت پر یوں روشنی ڈالی ہے کہ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔

(سیرۃ المہدی۔ روایت نمبر 1249)

انسان اور اس کے معبود کے درمیان سب سے بڑا رشتہ دعا کا ہے۔ اس رشتے کو قائم رکھنے والے ،سلامت رہتے ہیں۔ عاجزی سے خدا کے حضور جھکنے والے ،رفعتیں پاتے ہیں۔ گرنے والے، کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اپنے پر موت وارد کرنے والے ،زندگی پاتے ہیں۔ دعا کائنات کی جان ہے۔ زندگی کی مراد ہے۔ نبوت کا ماحصل ہے۔ روح کی پکار ہے۔ دل کی دھڑکن ہے۔ یہ کتاب قیّمہ ہے۔ یہ قرآن کا خلاصہ ہے۔ یہ عبادت کا مغز ہے۔ یہ ہر بلندی کا پہلا زینہ اور ہر سچائی کا آغاز ہے۔ یہ تقویٰ کا دوسرا نام ہے ۔اسی سے زندگی کا بھرم ہے۔ یہ نوحہ خوشیوں کی برسات ہے۔ یہ آنسو آخرت کے موتی ہیں۔ یہ غم مسرتوں کا سرچشمہ ہے۔ دعا وسیلہ ہے، دعا حوصلہ ہے، دعا محبت ہے، دعا راز ہے، دعا ہمدردی ہے، دعا طاقت ہے ،دعا کائنات ہے، دعا بخشش ہے۔ دعا ہی سب کچھ ہے۔

پس تربیت بھی ضروری ہے، تبلیغ بھی ضروری ہے، جانی اور مالی قربانیاں بھی ضروری ہیں، مگر ان کی جان دعا ہے ۔اور دعا کا مطلب خدا سے زندہ تعلق ہے ۔یہ نعمت آج صرف اور صرف جماعت احمدیہ کو نصیب ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ بشارت دیتے ہیں کہ:

”مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں تھکتے نہیں کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے۔ مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے۔

(بقیہ صفحہ 30)

کیا خدا کے بغیر اخلاقی طور پر اچھا ہونا ممکن ہے؟

مکرم مولانا لئیق احمد عاطف صاحب، مبلغ سلسلہ وصدر جماعت احمدیہ مالٹا

اعلیٰ اخلاق اورحسن خُلق انسانیت کا زیور ہے۔جس مذہب میں اخلاقیات نہیں وہ مذہب بے سود ہے اور جس انسان میں عمدہ اخلاق مفقود ہوں وہ انسانیت کے اعلیٰ درجہ سے محروم رہتا ہے۔ اسلام نے اخلاقیات کے قیام پر اس قدر زور دیا ہے کہ بانی اسلام ﷺ کوحسن اخلاق کی عظمت کے مینار پر قائم فرمادیا اور اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں یہ اعلان فرمایا کہ:

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝

(سورۃ القلم 5:68)

اور یقیناً تو بہت بڑے خُلق پر فائز ہے۔

بانیٔ اسلام ﷺ کوخلق عظیم پر فائز کرکے اس بات کی طرف بھی توجہ مبذول کرائی گئی ہے کہ اخلاق فاضلہ کے بغیر حقیقی مسلمان اورسچا عاشق رسول ﷺ نہیں بنا جاسکتااور نہ ہی قرآن و سنت کی پیروی کے حق کو ادا کیا جاسکتا ہے۔یعنی عشق مصطفی ﷺ کا راستہ حسن اخلاق سے ہو کر گزرتا ہے۔ اور عشق الٰہی کا راستہ محبت مصطفی ﷺ کے وسیلہ سے ممکن ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

(سورۃ آل عمران 32:3)

(اے محمد ﷺ!) تُو کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا، اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

آنحضرت ﷺ کے بارے میں حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا قول بھی اخلاق کی اہمیت پر دلالت کرتا ہے کہ كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن، یعنی آنحضرت ﷺ کے اخلاق قرآن کریم کی عملی تصویر تھے۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کتاب منہاج الطالبین میں اس مضمون کو نہایت ہی جامع اورعمدہ طریق پر بیان فرمایا ہے۔ اس معرکہ آرا کتاب سے استفادہ کرتے ہوئے خاکسار نے مقامی مالٹی اخبار میں ایک مضمون لکھا۔ اخلاق حسنہ کی اہمیت کے پیش نظر لکھا جانے والا یہ مضمون مکرم ایڈیٹر صاحب کو اس قدر پسند آیا کہ انہوں نے اسے مختلف وقتوں میں تین بار شائع کیا۔

آج کل ایک سوال پہلے کی نسبت بہت کثرت سے کیا جاتا ہے، اور خاص طور پر ایسے نوجوانوں کی طرف سے کیا جاتا ہے جن کی صحیح راہنمائی نہیں ہوتی یا جو مادیت کی طرف زیادہ رجحان رکھتے ہیں یا جو مذہب پر عمل نہیں کرتے، کہ لادینیت، سیکولر(secular) یا دنیاوی تعلیم انسان کو اچھے اخلاق کی طرف راہنمائی کرتی ہے اور اخلاقیات کی تعلیم سکولوں میں باقاعدگی سے دی جاتی ہے تو اس صورت حال میں مذہب کا مقصد اورضرورت کیا ہے؟ جب ہمیں سکول میں اور مختلف ذرائع سے اخلاقیات کا درس ملتا رہتا ہے تو پھر مذہب پر ایمان لانے کا کیا مقصد ہے؟ مزید یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اخلاقیات کے لیے کسی مذہب کی ضرورت نہیں اور اعلیٰ اخلاق بغیر کسی مذہبی تعلیم کے بھی سیکھے جاسکتے ہیں۔ درحقیقت وہ یہ بھی کہنے کی کوشش کرتے ہیں کہ جو لوگ مذہب کی پیروی نہیں کرتے ان کے اخلاق مذہبی لوگوں سے بہتر ہوسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ بہت سے ملحد یا دہریہ عقائد رکھنے والے لوگ تو یہاں تک کہتے ہیں کہ ہمیں مہذب اور اخلاقی زندگی گزارنے کے لیے خدا کی ضرورت نہیں ہے۔

لیکن کیا حقیقت میں بھی ایسا ہی ہے؟ ہرگز ایسا نہیں ہے۔حقیقت میں، ایک بار جب خدا کے تصور کو ہٹا دیا جاتا ہے، تو اخلاقیات کا تصور اور بنیاد ہی ختم ہو جاتی ہے۔ تو پھر اس کا وجود ہی ختم ہو جاتا ہے۔ اور کوئی بھی کوشش بالکل بے معنی اور بے سود مشق بن جاتی ہے۔

خدا تعالیٰ ہی تمام تر اخلاقیات کا منبع ہے

اسلام میں اخلاقیات خدا کی طرف سے آتی ہیں۔ خدا تعالیٰ ہی تمام اخلاقی خوبیوں کا حتمی منبع اور ذریعہ ہے۔ ہم مہربان ہونا سیکھتے ہیں کیونکہ خُدا مہربان ہے، رحمٰن ہے۔ ہم رحم دل ہونا سیکھتے ہیں کیونکہ خدا تعالیٰ رحیم ہے۔ اور ہم اپنے دائرے میں اور اپنی سطح پر خدا کی رحمت پر عمل کرکے رحم دل بنا سیکھتے ہیں۔ ہم اپنی زندگی میں جو اعلیٰ اخلاق اپناتے ہیں وہ سب خوبصورت اخلاقی اصول، ہم خُدا تعالیٰ اور اُس کی تعلیمات سے ہی سیکھتے ہیں۔

میں ایمان محکم اوریقین کامل سے یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ اخلاق حسنہ واقعی اور یقیناً خدا تعالیٰ کی طرف

سے ہی آتے ہیں اور انسان یہ طاقت اور قوت نہیں رکھتا کہ وہ اپنے بل بوتے پر اخلاقی اقدار متعین یا ایجاد کر سکے۔ کیونکہ اگر استاد نہ ہو، راہنما نہ ہو تو ہم کیسے پہچان سکتے ہیں کہ کیا اچھا ہے اور کیا نہیں۔ وہ قوت جو ہمیں اچھائی اور برائی میں فرق کرنے کی سمجھ دیتی ہے وہ خدا کی تعلیم ہے۔ اور وہ اخلاقی راہنمائی اور اخلاقی ہدایت خدائے ذوالجلال کی طرف سے آتی ہے جو تمام اخلاقیات اور تہذیب کا استاد اور مربی و معلم ہے۔

جنگ ،سراسر گھاٹے اور تکلیف کی راہ ہے اور امن ،کامیابی اور خوشحالی کی راہ ہے۔ انسان جس نتیجے پر سینکڑوں اور ہزاروں جنگوں اور دو بڑی عالمی جنگوں میں لاکھوں معصوم انسانوں کا خون بہا کر پہنچا ہے، خدا تعالیٰ نے اپنی تعلیم اور اپنے انبیاء کے ذریعہ وہ بات ہزاروں سال سے واضح فرمادی ہوئی ہے۔ اسی لیے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

”مبارک ہیں وہ جو صُلح کراتے ہیں۔“ (متی 9:5)

قرآن کریم فرماتا ہے وَالصُّلۡحُ خَیۡرٌ (النساء 129:4) یعنی صلح (سب سے) بہتر ہے۔ سورہ آل عمران، آیت 58 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاَمَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَیُوَفِّیۡہِمۡ اُجُوۡرَہُمۡ ؕ وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیۡنَ ۞

”اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے تو اللہ تعالیٰ اُن کو اُن نیک اعمال کے بھرپور اَجر دے گا۔ اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔“

یعنی امن و سلامتی کی راہ ہی فلاح و بہبود کی ضمانت ہے اور جنگ گھاٹے اور نقصان کے سوا کچھ نہیں۔

اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شخص سارا دن محنت مزدوری کرتا ہے اور اپنے لیے روزی کے سامان کرتا ہے۔ ایک چور بھی بڑی محنت اور منصوبے کے ساتھ بہت تگ و دو کر کے چوری کرتا ہے اور اپنی گزر بسر کا بندوبست کرتا ہے۔ دونوں معاملات ہی محنت، مشقت اور منصوبہ کو چاہتے ہیں۔ مگر محنت مزدوری سے کمایا جانے والا مال رزق حلال اور کمانے والا اَلۡکَاسِبُ حَبِیۡبُ اللّٰہِ کہلاتا ہے۔ اور چوری کے ذریعے کمایا جانے والا مال رزق حرام کہلاتا ہے اور چوری کرنے والے کے ہاتھ کاٹنے کی سزا رکھی گئی ہے۔ آخر یہ فرق کس تہذیب نے سکھایا ہے؟ یہ رزق حلال و حرام کا تصور کس انسان کا ایجاد کردہ ہے؟ جنگ کے مقابلہ میں امن و آشتی اور صلح کی تعلیم کس نے دی ہے؟ نیکی و بدی میں فرق کس سائنسدان کی تھیوری ہے؟ یہ سب خدائے علیم وخبیر کی طرف سے بذریعہ الٰہی کلام اور بذریعہ انبیاء و رسل انسان کو سکھایا گیا ہے۔ اس لیے یہ کہنا کہ خدا تعالیٰ اور مذہب کو چھوڑ کر انسان اخلاقیات کو سیکھ سکتا ہے یہ محض ایک وہم اور ایسا خیال ہے کہ جو حقیقت سے بہت دُور ہے۔

اخلاقیات اور روحانیت

اسلامی تعلیمات کے مطابق دینی زندگی کے دو حصے ہیں، اخلاقیات اور روحانیت۔

انسانی اعمال میں سے وہ اعمال جو انسانوں سے تعلق رکھتے ہیں یعنی انسانی کردار اور صفات، وہ اخلاق کہلاتے ہیں۔ وہی اعمال جب ان کا تعلق خدا تعالیٰ سے ہو تو وہ روحانیت کہلاتے ہیں اور انسان کی روحانی زندگی کا حصہ بنتے ہیں۔ اور متقی کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان دونوں باتوں کا خیال رکھے یعنی اخلاقیات کا بھی اور روحانیت کا بھی۔ اور چاہیے کہ انسان کا اللہ تعالیٰ سے بھی تعلق مضبوط ہو اور بنی نوع انسان سے بھی تعلق عمدہ ہو۔ لہٰذا اخلاق اور روحانی حالتیں ایک دوسرے سے بہت گہرا تعلق رکھتی ہیں اور ہم انہیں الگ نہیں کر سکتے۔ ان دونوں میں سے کسی ایک کو چھوڑنے کا مطلب یہ ہے کہ انسان میں جو خوبیاں ہونی چاہئیں ان میں سے نصف اس کے کردار اور اس کی ذات سے منہا ہوگئی ہیں، ختم ہوگئی ہیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”انسان کے اعمال کا وہ حصہ جو بنی نوع انسان سے تعلق رکھتا ہے اخلاق کہلاتا ہے۔ اور وہی معاملہ جب خدا تعالیٰ سے کیا جائے تو اسے روحانیت کہتے ہیں۔ اگر کوئی انسان بندوں سے جھوٹ بولتا ہے تو وہ بداخلاق ہے اور اگر خدا سے جھوٹ بولتا ہے تو اس کا یہ مطلب ہے کہ اس کی روحانیت مردہ ہوگئی ہے۔ اور جب کسی کے دونوں پہلو درست ہوں تب ہی وہ دیندار اور متقی کہلا سکتا ہے۔“

(منہاج الطالبین۔ انوار العلوم، جلد 9، صفحہ 176)

اچھا، دیندار اور متقی کون ہے؟

اچھے آدمی کی تعریف کیا ہے؟ قرآن کریم کے مطابق جس کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہے وہ نیک ہے اور اس کے مقدر میں خوشی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس کے (اعمال کے) پلڑے بھاری ہوں گے۔ تو وہ ضرور ایک پسندیدہ زندگی میں ہوگا۔ اور جس کے (اعمال کے) پلڑے ہلکے ہوں گے۔ اس کا ٹھکانا ہاویہ (یعنی جہنّم) ہوگا۔ (سورۃ القارعۃ 101: 7-10) یعنی جس کے اچھے اعمال اور عمدہ اخلاق زیادہ ہیں وہ یقیناً اچھا، نیک، متقی، باکردار اور بااخلاق آدمی ہے۔ اور جس کے برے اعمال زیادہ ہوں وہ بدکار اور بد اخلاق کہلاتا ہے۔ یعنی نیک وہ ہے جو اخلاقی اور روحانی دونوں اقدار اپنے اندر رکھتا ہے۔

مثال کے طور پر، اگر کوئی طالب علم دس میں سے نو سوالوں کے صحیح جواب دیتا ہے لیکن دسویں سوال کا جواب غلط ہے تو وہ ایک غلطی کی وجہ سے سزاوار نہیں ہوگا۔ اسی طرح اگر کسی ڈاکٹر یا طبیب سے مریض کے علاج میں کوئی کوتاہی ہوجائے مگر عام طور پر مریضوں

کو اس طبیب کے ذریعے سے شفایابی ہوتی ہو تو وہ اچھا طبیب ہی کہلائے گا۔ مختصر یہ کہ اچھا، نیک اور بااخلاق انسان وہ ہے جس کی خوبیاں اس کی کمزوریوں سے بہت زیادہ ہوں۔ اسی طرح فاسق وہ ہے جس کی برائیاں اس کی خوبیوں پر غالب ہوں۔ یعنی اگر فطرت صحیحہ فطرت سیئہ پر غالب رہے تو یہ اخلاق حسنہ ہے۔

کیا اخلاق سکھائے جاسکتے ہیں اور کیا اخلاق کی اصلاح ممکن ہے؟

ایک اور سوال یہ ہے کہ کیا آپ اخلاقیات سیکھ سکتے یا سکھا سکتے ہیں؟ کیا اخلاق سیکھے جاسکتے ہیں؟ اس کا جواب ہے کہ کیوں نہیں؟ اخلاقیات کا علم سے گہرا تعلق ہے۔ جیسے جیسے انسان کا شعور اور عرفان بڑھتا ہے ویسے ویسے اس کے اخلاق میں نکھار آتا چلا جاتا ہے اور بالآخر انسان بااخلاق انسان کہلاتا ہے۔ قرآن پاک اس معاملے میں بالکل واضح ہے۔ قرآن کریم کے مطابق اخلاقی زندگی بہتری کی صلاحیت رکھتی ہے اور اخلاق کی اصلاح ہوسکتی ہے۔ سورۃ الاعلیٰ میں اس مضمون کو اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ پس نصیحت کرتے رہو۔ نصیحت بہرحال فائدہ دیتی ہے۔ جو (خدا سے) ڈرتا ہے وہ یقیناً نصیحت حاصل کرے گا یعنی خبردار کرتے رہنا چاہیے کیونکہ انتباہ ہمیشہ مدد کرتا ہے۔

جب ہم خدا تعالیٰ کے برگزیدہ انبیاء کی زندگی کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے ہمیشہ اچھے اخلاق اور روحانیت کی طرف اپنی قوم کی راہنمائی کی ہے اور وہ اپنی قوم کو اچھی نصیحت کرتے ہوئے کبھی نہیں تھکتے تھے۔ اچھی نصیحت کبھی بے فائدہ نہیں ہوتی کیونکہ تسلسل سے قطرہ قطرہ گرنے والا پانی بھی پتھر میں جگہ بنا لیتا ہے۔ اس لیے جب تسلسل کے ساتھ نصیحت کی جاتی رہے تو وہ دلوں کو موم کرنے کا باعث بنتی ہے۔ اسی طرح جب تسلسل کے ساتھ اخلاق حسنہ سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کی جاتی رہے تو وہ انسان کو بااخلاق اور باکردار انسان بنا دیتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مضمون کی بہت خوبصورتی سے وضاحت فرمائی ہے کہ اخلاق سیکھے اور سکھائے جاسکتے ہیں۔ اصلاح ممکن ہے۔ غیر اخلاقی سرگرمیوں سے اخلاق حسنہ تک کا سفر نہ صرف ممکن ہے بلکہ قابل عمل اور عین فطرت ہے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

> ”یہ خیال نہ کرو کہ ہم گنہگار ہیں ہماری دعا کیونکر قبول ہوگی۔ انسان خطا کرتا ہے مگر دعا کے ساتھ آخر نفس پر غالب آجاتا ہے اور نفس کو پامال کر دیتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے انسان کے اندر یہ قوت بھی فطرتاً رکھ دی ہے کہ وہ نفس پر غالب آجائے۔ دیکھو پانی کی فطرت میں یہ بات رکھی گئی ہے کہ وہ آگ کو بجھادے۔ پس پانی کو کیسا ہی گرم کرو اور آگ کی طرح کر دو پھر بھی جب وہ آگ پر پڑے گا تو ضرور ہے کہ آگ کو بجھادے جیسا کہ پانی کی فطرت میں برودت ہے ایسا ہی انسان کی فطرت میں پاکیزگی ہے۔ ہر ایک شخص میں خدا تعالیٰ نے پاکیزگی کا مادہ رکھ دیا ہوا ہے۔ اس سے مت گھبراؤ کہ ہم گناہ میں ملوّث ہیں۔ گناہ اُس مَیل کی طرح ہے جو کپڑے پر ہوتی ہے اور دور کی جاسکتی ہے۔ تمہارے طبائع کیسے ہی جذبات نفسانی کے ماتحت ہوں خدا تعالیٰ سے رو رو کر دُعا کرتے رہو تو وہ ضائع نہ کرے گا۔ وہ حلیم ہے، وہ غَفُوْرٌ رَحِیْمٌ ہے۔“
>
> (بدر قادیان۔ 9 جنوری 1907ء۔ صفحہ 15-16، تقریر جلسہ سالانہ)

یہ پیغام نہایت امید افزا ہے۔ خدا تعالیٰ کی رحمت اور مغفرت کی امید سے بھرا ہوا ہے۔ یہ قرآن پاک کا پیغام ہے۔ یہ روز روشن کی طرح بالکل واضح اور عیاں ہے کہ انسانی فطرت میں نیکی اور پاکیزگی ہے، روحانیت اور اخلاق حسنہ کی رغبت ہے۔ مگر اس فطرت کو روشنی اور جلاء بخشنے کے لیے مذہب اور خدا تعالیٰ کی ضرورت رہتی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کی ذات کی نفی کر دی جائے تو اخلاقیات کی عمارت منہدم ہوجاتی ہے۔ اخلاق حسنہ کا خالق خدا تعالیٰ ہے، پس خدا تعالیٰ سے قطع تعلق کر کے نہ اخلاقیات زندہ رہ سکتی ہیں اور نہ ہی روحانیت۔ اخلاق کی اصلاح اور روحانیت میں ترقی کے لیے خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان اور یقین لازمی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیے بغیر کوئی فرد نہ روحانی ہوسکتا ہے اور نہ بااخلاق ہوسکتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ موجود نہیں تو پھر روحانیت بھی نہیں اور اخلاقیات بھی نہیں۔

*****

خلیفہ درحقیقت رسول کا ظل ہوتا ہے

”خلیفہ درحقیقت رسول کا ظل ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلّی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکاتِ رسالت سے محروم نہ رہے۔“ (شہادۃ القرآن۔ روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 353)

یقیناً نماز بے حیائی اور ہر ناپسندیدہ بات سے روکتی ہے

مکرم عطاء الحی صاحب مربی سلسلہ

خدائے واحد نے انسان کی پیدائش اپنی پرستش کے لیے کی ہے۔ انسان خداتعالیٰ کی عبادت کے لئے بنایا گیا ہے۔اس واسطے انسان پر واجب ہے کہ اس رَبِّ واحد و یگانہ کی پرستش کرے جس کے ہاتھ میں سب کی جان ہے۔ جب انسان مکمل طور پر خدا کی فرمانبرداری اورعبادت میں رہتا ہے اور اس کے بتائے ہوئے رستے پر چلتا ہے تو اس کو خود بخود برائیوں سے دور رہنے کی عادت ہوجاتی ہے،لغزشوں سے بچتا ہے ، شیطانی حملوں سے دور اور نفسانی اغراض سے کنارہ کشی کرتے ہوئے خدا کی محبت میں محو ہوجاتا ہے۔آج کل مغربی معاشرے کے بداثرات جو کہ مسلمانوں میں بھی پائے جاتے ہیں، اور اس طرح ہیں جیسے پانی میں نمک گھل جاتا ہے،اس کو دور کرنے کا واحد ذریعہ نماز ہے۔

خدا تعالیٰ وعدہ کرتا ہے کہ جو لوگ نماز کو قائم کرتے ہیں ”اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ“ (سورۃ البقرۃ 2: 6) ۔حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بار بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں نماز میں پڑھنے کے لیے یہ دعا سکھائی:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُالذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْلِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ ارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُالرَّحِيْمُ۔

(صحیح البخاری۔ کتاب الاذان باب الدعاء قبل السلام)

یعنی اے اللہ یقیناً میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخشتا،پس تو مجھے اپنی جناب سے خاص بخشش عطا کر اور مجھ پر رحم کر،یقیناً تو بہت بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

جب انسان خشوع وخضوع اورگریہ وزاری سے یہ دعا کرتا ہے تو بفضلہٖ تعالیٰ گناہوں سے دور رہنا شروع کر دیتا ہے۔کپڑے کی مثال لی جائے توجس طرح کپڑا بدن کو ڈھانپتا ہے ویسے ہی نماز گناہوں کو ڈھانپنے کا آلہ ہے۔ نماز کے ذریعہ خدا تعالیٰ نجات بانٹتا ہے۔ اس کے عوض اس سے گناہ دور کرتا ہے۔کیا ہی عمدہ فعل ہے۔

پھر اسی طرح ایک اور حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز برائیوں سے روکتی ہے۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی شخص کے دروازے پر نہر جاری ہو اور وہ روزانہ اس میں پانچ دفعہ نہائے تو تمہارا کیا گمان ہے۔ کیا اس کے بدن پر کچھ بھی میل باقی رہ سکتی ہے؟ صحابہؓ نے عرض کی کہ نہیں یا رسول اللہؐ! ہرگز نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہی حال پانچوں وقت کی نمازوں کا ہے کہ اللہ پاک ان کے ذریعہ سے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

(صحیح البخاری ۔ کتاب مواقیت الصلاۃ)

تکبر بھی ایک گناہ ہے، تکبر کرنے والا شخص ہمیشہ غرق ہوتا ہے۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تین امور یا تین چیزیں وہ ہیں جو تمام گناہوں کی جڑ ہیں۔ پس ان تینوں سے بچو اور ان تینوں سے ہوشیار رہو۔ دیکھو تکبر سے بچو کیونکہ ابلیس کو تکبر ہی نے اس بات پر انگیخت کیا کہ اس نے حضرت آدم علیہ السلام کی فرمانبرداری سے انکار کر دیا۔

(صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلۃ)

لیکن نماز میں جب بندہ خدا کے حضور کھڑا ہوتا ہے تو نماز بندے کے اندر یہ احساس پیدا کرتی ہے کہ میں تو حقیر ہوں ،خدا تعالیٰ اکبر ہے ۔ نماز عاجزی سکھاتی ہے، اگر یہ نہ ہو تو انسان تکبر اور غلاظت کے ڈھیر پر پڑا رہتا ہے، گناہ پر گناہ کرتا ہے اور اس کا کوئی وجود نہیں رہتا۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نماز کے بارے میں جو بیان فرمایا وہ کتنا ہی لطیف نکتہ ہے اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نماز نہ صرف خدا سے جڑنے کے لیے بلکہ گناہوں سے دور رہنے کے لیے بھی انتہائی ضروری ہے۔آپؑ فرماتے ہیں:

”اگر سارا گھر غارت ہوتا ہو تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو۔“

(ملفوظات۔جلد6،صفحہ90،ایڈیشن2022ء)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے کیا خوب سمجھایا۔آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

جس طرف دیکھیں وہیں اِک دہریت کا جوش ہے
دیں سے ٹھٹھا اور نمازوں روزوں سے رکھتے ہیں عار

(درثمین۔صفحہ 179)

اصل میں یہ دہریت کی وبا ہی ہے جو انسان کو خدا سے دور کر رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انسان گناہوں کے دلدل میں گرتا جا رہا ہے اور خدا خوفی بڑی تیزی سے

دلوں سے جارہی ہے۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَ الۡمُنۡکَرِ ؕ(سورۃ العنکبوت 46:29)یعنی نماز فحشاء اور گناہوں سے روکتی ہے۔ غلط چیزوں سے روکتی ہے۔

نماز گناہ مٹانے کا عظیم ذریعہ ہے، چنانچہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص بھی اچھی طرح وضو کرکے نماز پڑھے تو اس کے اور آئندہ متصل نماز کے مابین سارے گناہ معاف کردئے جاتے ہیں۔

(صحیح البخاری۔کتاب الوضوء ، باب الْوُضُوءِ ثَلاَثًا ثَلاَثًا)

کیا اب بھی کسی کو شک ہوگا کے نماز گناہوں سے نہیں روکتی؟

پھر ایک شاعر نماز کے بارے میں لکھتا ہے کہ:

کیا ہماری نماز کیا روزہ
بخش دینے کے سو بہانے ہیں

(میر مہدی مجروح)

اس سے قطعی طور پر ظاہر ہے کہ نماز کے ذریعہ انسان خدا سے اپنے گناہ بخشوا سکتا ہے اور گناہوں سے دور رہ سکتا ہے۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ سے گزشتہ گناہوں کی پردہ پوشی چاہے اور دوسرا یہ کہ خدا سے توفیق چاہے کہ آئندہ گناہوں سے بچائے۔مگر استغفار صرف زبان سے پورا نہیں ہوتا بلکہ دل سے چاہئے نماز میں اپنی زبان میں بھی دعا مانگو یہ ضروری ہے۔“

(ملفوظات۔جلد اول،ایڈیشن1988،صفحہ 525)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے15/فروری2008ء کو چودھویں صدی اور آنحضرت ﷺ کے غلام صادق مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت، تزکیہ نفس اور ہر احمدی کی ذمہ داریاں عبادت، اعلیٰ اخلاق اور نمازوں کی حفاظت کے موضوع خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔آپ فرماتے ہیں:

”پس ہر احمدی خود اپنے جائزے لے ، اپنے گھروں کے جائزے لے کہ کیا ہم اپنی اس شناخت کو قائم رکھنے کوشش کر رہے ہیں ؟ کیا ہم اس طرح پہنچانے جاتے ہیں کہ عابد بھی ہیں اور اعلیٰ اخلاق بھی اپنے اندر رکھے ہوئے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کو پورا کرنے والے ہیں ۔یہ جائزے جو ہم لیں گے تو یہ جائزے یقیناً ہمارے تزکیہ کے معیار کو اونچا کرنے والے ہوں گے ۔“

(خطبات مسرور۔جلد6،صفحہ 67)

حضور انور نے پھر فرمایا:

”اس بات کو ہمیں نہیں بھولنا چاہئے کہ نمازیں روحانی حالت کے سنوارنے کے لئے ایک بنیادی چیز ہیں ۔جس کے بغیر انسان کا مقصدِ پیدائش پورا نہیں ہوتا ۔ پس ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ اپنی نمازوں کو وقت پر ادا کرے اور اس کے لئے بھر پور کوشش کرے کیونکہ ایک مومن پر ان کا وقت پر ادا کرنا بھی فرض ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرار دیا ہے۔“

(خطبات مسرور۔جلد6،صفحہ71)

نماز خدا سے لو لگانے کا نام ہے اور بعد اس کے انسان حقیقی طور پر نفس مطمئنہ کا درجہ حاصل کرتا ہے۔جب ایسا وقوع میں آئے گا تو انسان گناہوں سے دور رہے گا۔نماز مومن کا معراج ہے،ترقی کا زینہ ہے،خدا کے سامنے کھڑے ہو کر فریاد کرنے کا ذریعہ ہے۔ جب فریاد ہوگی تو گناہوں پر پشیماں بھی ہوگا۔ پھر انسان اس فیض سے کیوں کر غافل رہے؟ بندہ جب صحیح کوشش کے ساتھ نماز کے لیے نیت سے کھڑا ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنے عہد کی تجدید کرتا ہے کہ وہ اب گناہوں سے اجتناب کرے گا۔ اِس کے نتیجے میں وہ لغزشوں پر لازماً ندامت محسوس کرتا اور اُن سے کلیتاً بچنے کے لیے پختہ ارادہ اور کام کرتا ہے۔ اصل میں توبہ کی تعریف بھی یہی ہے کہ پہلے کئے ہوئے گناہوں پر شرمندہ ہو اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کرے۔ اس کی عبادت سے منہ موڑنا تو ایسا ہے جیسے اس سے دشمنی مول لینا۔

خدا کرے کہ ہم کبھی خدا کے دشمن نہ بنیں،خدا تعالیٰ کرے کہ ہم اس بات کو سمجھنے والے ہوں اور اس کی عبادت کا اصل رنگ میں حق بجالانے والے ہوں۔آمین!

عبادت میں لذت حاصل کرنے کا طریق

یاد رکھو کہ جب انسان خدا تعالیٰ کے لئے اپنی محبوب چیزوں کو جو خدا کی نظر میں مکروہ اور اس کے منشا کے مخالف ہوتی ہیں چھوڑ کر اپنے آپ کو تکالیف میں ڈالتا ہے تو ایسی تکالیف اٹھانے والے جسم کا اثر روح پر بھی پڑتا ہے اور وہ بھی اس سے متاثر ہو کر ساتھ ہی ساتھ اپنی تبدیلی میں لگتی ہے یہاں تک کہ کامل نیازمندی کے ساتھ آستانہ الوہیت پر بے اختیار ہو کر گر پڑتی ہے یہ طریق ہے عبادت میں لذت حاصل کرنے کا۔ (ملفوظات۔جلد4،صفحہ81،ایڈیشن2022ء)

دعوت — اللہ کی طرف اور اللہ کے راستے کی طرف

مکرم انصر رضا صاحب واقف زندگی ٹرانٹو

احمدیہ مسلم جماعت کے بنیادی فرائض، جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا، یہ ہے کہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی اکناف عالم میں تبلیغ کی جائے۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہماری اس تبلیغ کا نام دعوت الی اللہ رکھا ہے۔ جس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ فی زمانہ لوگ اللہ کا انکار کرتے جا رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ایک افسوسناک حقیقت ہے کہ جو لوگ اللہ کو مانتے ہیں وہ بھی اس کے راستے سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ قرآن مجید جہاں ہمیں انسانوں کو اللہ کی طرف بلانے کی تلقین کرتا ہے وہاں انہیں اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی سبیل اور صراط کی طرف بلانے کا بھی حکم دیتا ہے۔ زیر نظر مضمون میں ان آیات کو یکجا طور پر پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے جن میں ان دونوں احکام کا ذکر ہے۔

دعوت الی اللہ

نبی اکرم ﷺ کو قرآن مجید میں شاہد، مبشر اور نذیر کے ساتھ ساتھ داعی الی اللہ بھی کہا گیا ہے اور بتایا گیا کہ وہ لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتے ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝

(سورۃ الاحزاب 33:46-47)

ترجمہ: اے نبی! یقیناً ہم نے تجھے ایک شاہد اور ایک مبشّر اور ایک نذیر کے طور پر بھیجا ہے۔ اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والے اور ایک منور کر دینے والے سورج کے طور پر۔

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ؕ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

(سورۃ یوسف 12:109)

ترجمہ: تُو کہہ دے کہ یہ میرا راستہ ہے۔ میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔ میں بصیرت پر ہوں اور وہ بھی جس نے میری پیروی کی۔ اور پاک ہے اللہ اور میں مشرکوں میں سے نہیں۔

وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ؕ قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ ؕ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَاٰبِ ۝

(سورۃ الرعد 13:37)

ترجمہ: اور جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی وہ اس سے جو تیری طرف اتارا جاتا ہے خوش ہوتے ہیں۔ اور متفرق گروہوں میں سے بعض ایسے ہیں جو اس کے بعض حصوں کا انکار کر دیتے ہیں۔ تُو کہہ دے کہ یقیناً مجھے یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی عبادت کروں اور اس کا کوئی شریک نہ ٹھہراؤں۔ اسی کی طرف میں بلاتا ہوں اور اسی کی طرف میرا لوٹنا ہے۔

آنحضرت ﷺ کو یہ حکم دیا گیا کہ لوگوں کو اپنے ربّ کی طرف بلائیں۔

لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ؕ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ۝

(سورۃ الحج 22:68)

ترجمہ: ہر ملت کے لئے ہم نے قربانی کا طریق مقرر کیا ہے جس کے مطابق وہ قربانی کرتے ہیں۔ پس وہ اس بارہ میں تجھ سے ہرگز کوئی جھگڑا نہ کریں اور تو اپنے ربّ کی طرف بلا۔ یقیناً تو ہدایت کی سیدھی راہ پر (گامزن) ہے۔

تاکیداً فرمایا کہ دشمن آپ کو اللہ کی طرف بلانے سے روک نہ سکیں اور آپ تبلیغ میں کوتاہی کے ذریعہ شرک کے مرتکب نہ ہوں۔

وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

(سورۃ القصص 28:88)

ترجمہ: اور وہ ہرگز تجھے اللہ کی آیات (کی پیروی) سے نہ روک سکیں بعد اس کے کہ وہ تیری طرف نازل کی جا چکی ہوں۔ اور اپنے ربّ کی طرف بُلاتا رہ اور شرک کرنے والوں میں سے ہرگز نہ ہو۔

اس آیت کی تفسیر میں سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ نے اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ آیاتِ الٰہیہ کا انکار اور تبلیغ میں کوتاہی بھی اپنے اندر شرک کا ہی ایک رنگ رکھتی ہے۔کیونکہ آیاتِ الٰہیہ کا انکار وہی شخص کرتا ہے جو ڈرتا ہے کہ اگر میں نے اپنے ایمان کا اظہار کیا تو لوگ میری مخالفت کے لئے کھڑے ہو جائیں گے۔اسی طرح تبلیغ سے وہی شخص بھاگتا ہے جو لوگوں کی مخالفت اور ان کی ایذا رسانی سے گھبراتا ہے اور یہ دونوں چیزیں اپنے اندر شرک کا ایک رنگ رکھتی ہیں۔پس اللہ تعالیٰ نے نصیحت فرمائی کہ تم مشرکوں میں سے مت بنو۔دلیری سے آیاتِ الٰہیہ پر ایمان لاؤ۔اور پھر دلیری سے اُن کی دنیا میں اشاعت کرو۔اور اپنی نگاہیں ہمیشہ آسمان کی طرف بلند رکھو۔زمینی لوگوں سے مت ڈرو کہ یہ بھی ایک مخفی شرک ہے۔“ (تفسیر کبیر۔جلد ہفتم، صفحہ 565)

اس آیت میں فرمایا کہ ان سے کہہ دو میں جس اللہ کی طرف تمہیں بلا رہا ہوں وہ کامل غلبہ والا اور بے انتہا بخشنے والا خدا ہے۔

تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۫ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ۝

(سورۃ المومن 43:40)

ترجمہ: تم مجھے بلا رہے ہو کہ میں اللہ کا انکار کردوں اور اس کا شریک اُسے ٹھہراؤں جس کا مجھے کوئی علم نہیں۔اور میں کامل غلبہ والے (اور) بے انتہا بخشنے والے کی طرف بلاتا ہوں۔

وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ (سورۃ النور 49:24)

ترجمہ: اور جب وہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلائے جاتے ہیں تا کہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے تو ان میں سے اچانک کچھ لوگ اعراض کرنے لگتے ہیں۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ (سورۃ آل عمران 24:3)

ترجمہ: کیا تُو نے اُن کی طرف نظر نہیں دوڑائی جنہیں کتاب میں سے ایک حصہ دیا گیا تھا۔انہیں اللہ کی کتاب کی طرف بلایا جاتا ہے تا کہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے پھر بھی ان میں سے ایک فریق پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے اور وہ اعراض کرنے والے ہوتے ہیں۔

جب کہ مؤمنین کی یہ نشانی بتائی گئی ہے کہ انہیں اللہ کی طرف بلایا جائے تو وہ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا کہتے ہوئے آتے ہیں۔

اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (سورۃ النور 52:24)

ترجمہ: مومنوں کا قول جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تا کہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے محض یہ ہوتا ہے کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔اور یہی ہیں جو مراد پا جانے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سب سے اچھی بات اُسی کی ہے جو اللہ کی طرف اس طرح بلائے کہ وہ خود بھی عمل صالح کرتا ہو۔

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝

(سورۃ حٰم السجدہ 34:41)

ترجمہ: اور بات کہنے میں اس سے بہتر کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک اعمال بجا لائے اور کہے کہ میں یقیناً کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

قرآن مجید میں ذکر ہے کہ جنہوں نے نبی اکرم ﷺ سے قرآن سُنا تو فوراً ایمان لے آئے اور واپس جا کر اپنی قوم سے کہا کہ اللہ کی طرف بلانے والے اس شخص پر ایمان لے آؤ اور جو ایسا نہیں کرے گا وہ اس کا پیغام زمین میں پھیلنے سے روک نہیں سکے گا۔

يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝

(سورۃ الاحقاف 32:46)

ترجمہ: اے ہماری قوم! اللہ کی طرف بلانے والے کو لبّیک کہو اور اُس پر ایمان لے آؤ۔وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں دردناک عذاب سے بچائے گا۔

وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ (سورۃ الاحقاف 33:46)

ترجمہ: اور جو اللہ کی طرف بلانے والے کو لبیک نہیں کہتا تو وہ زمین میں

عاجز کرنے والا نہیں بن سکتا اور اُس کے مقابل پر اُس کے کوئی سرپرست نہیں ہوتے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو کھلی کھلی گمراہی میں ہیں۔

دعوت الیٰ سبیل اللہ

جیسا کہ ابتداء میں ذکر کیا گیا کہ دعوت دو طرح کی ہے۔ ایک اللہ کی طرف دعوت دینا جس کے متعلق چند آیات نقل کی گئیں۔ یہ دعوت ان لوگوں کے لئے ہے جو اللہ کا انکار کرتے ہیں یعنی ہستی باری تعالیٰ کا وجود ہی تسلیم نہیں کرتے۔ دوسری دعوت اللہ کے راستے یعنی سبیل کی طرف ہے۔ یہ بات واضح ہے کہ انہی لوگوں کو اللہ کے راستے کی طرف دعوت دی جائے گی جو کسی نہ کسی رنگ میں اللہ کو مانتے ہیں یعنی اس کے وجود پر ایمان رکھتے ہیں لیکن بوجوہ اس کے بتائے ہوئے راستے پر، جسے قرآن میں سبیل، صراط اور ملت کہا گیا ہے، نہیں چلتے۔

وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ (سورۃ یونس 26:10)

ترجمہ: اور اللہ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور جسے چاہتا ہے اسے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے۔

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝ (سورۃ النحل 126:16)

ترجمہ: اپنے ربّ کے راستہ کی طرف حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دے اور ان سے ایسی دلیل کے ساتھ بحث کر جو بہترین ہو۔ یقیناً تیرا ربّ ہی اسے، جو اس کے راستے سے بھٹک چکا ہو، سب سے زیادہ جانتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کا بھی سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔

اوپر یہ بھی بتایا گیا تھا کہ قرآن مجید میں نبی اکرم ﷺ کو داعی اللہ کہا گیا ہے۔ اسی طرح آپؐ کو صراط مستقیم یعنی اللہ کے راستے کی طرف بلانے والا بھی کہا گیا ہے۔

وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ (سورۃ المؤمنون 74:23)

ترجمہ: اور یقیناً تو انہیں سیدھے راستے کی طرف بُلا رہا ہے۔

یعنی اللہ کی طرف بُلانا اور اللہ کے راستے کی طرف بُلانا نہ صرف اللہ کا حکم ہے بلکہ نبی اکرم ﷺ کا اُسوہ بھی ہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر بذاتِ خود عمل کیا اور ہمارے لئے وہ سُنّت قائم فرمائی جس پر چل کر ہم یہ دونوں کام کر سکتے ہیں۔

دو قابل غور نکات

- داعیین الیٰ اللہ اور داعیین الیٰ سبیل اللہ کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اللہ کی طرف بلاتے ہوئے اللہ پر ان کا اپنا ایمان پختہ ہونا چاہئے۔ اور اللہ کے راستے کی طرف بلاتے ہوئے وہ خود بھی اسی راستے پر چلنے والے ہوں۔ اس بات کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایمان اور عمل صالح کے حسین اشتراک سے بار بار واضح کیا ہے جو گویا جسم اور روح کی حیثیت رکھتے ہیں اور ایک دوسرے کے بغیر نامکمل ہیں۔
- ایک اور قابل غور بات یہ بھی ہے کہ قرآن مجید میں فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ کہہ کر مؤمنین کی نشانی یہ بتائی گئی ہے کہ وہ انفاق فی سبیل اللہ، ہجرت فی سبیل اللہ، جہاد فی سبیل اللہ اور قتال فی سبیل اللہ کرتے ہیں جب کہ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور يُضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ کہہ کر کفار کی نشانی یہ بتائی گئی ہے کہ وہ اللہ کے راستے سے روکتے اور اس سے گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

احیائے دعوت الی اللہ از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے اِذن سے اس دور میں احیائے دین کرتے ہوئے قرآن و سُنّت کی پیروی میں دعوت الی اللہ کی نئے سرے سے بنیاد رکھی۔ حضورؑ فرماتے ہیں:

> "ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے ہماری اعلیٰ لذّات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوب صورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دَف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سُن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سُننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔"

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن، جلد 9، صفحہ 21-22)

پھر فرمایا:

> "میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرک یہ ہے کہ میں نے ایک سونے کی کان نکالی ہے اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی ہے اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہوا اور بے بہا ہیرا اُس کان سے ملا ہے اور اس کی اس قدر قیمت ہے کہ اگر میں اپنے ان تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ قیمت تقسیم کروں تو سب کے سب اس شخص سے زیادہ دولت مند ہو جائیں گے جس

کے پاس آج دنیامیں سب سے بڑھ کرسونااور چاندی ہے۔ وہ ہیرا کیا ہے؟ سچا خدا۔ اور اس کو حاصل کرنا یہ ہے کہ اس کو پہچاننا۔ اور سچا ایمان اس پر لانا اور سچی محبت کے ساتھ اس سے تعلق پیدا کرنا اور سچی برکات اس سے پانا پس اس قدر دولت پاکر سخت ظلم ہے کہ میں بنی نوع کو اس سے محروم رکھوں اور وہ بھوکے مریں اور میں عیش کروں۔ یہ مجھ سے ہرگز نہیں ہوگا۔ میرا دل ان کے فقروفاقہ کو دیکھ کر کباب ہو جاتا ہے۔ ان کی تاریکی اور تنگ گذرانی پر میری جان گھٹتی جاتی ہے۔ مَیں چاہتا ہوں کہ آسمانی مال سے اُن کے گھر بھر جائیں اور سچائی اور یقین کے جواہران کو اتنے ملیں کہ اُن کے دامن استعداد پُر ہو جائیں۔"

(اربعین نمبر1۔روحانی خزائن، جلد 17، صفحہ 344-345)

احیائے دعوت الیٰ صراط مستقیم

اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کے ساتھ ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف بھی دعوت دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اے امیرو اور بادشاہو! اور دولتمندو !! آپ لوگوں میں ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں جو خدا سے ڈرتے اور اس کی تمام راہوں میں راستباز ہیں۔ اکثر ایسے ہیں کہ دنیا کے ملک اور دنیا کے املاک سے دل لگاتے ہیں اور پھر اسی میں عمر بسر کر لیتے ہیں اور موت کو یاد نہیں رکھتے۔ ہر ایک امیر جو نماز نہیں پڑھتا اور خدا سے لاپرواہ ہے اُس کے تمام نوکروں چاکروں کا گناہ اس کی گردن پر ہے۔ ہر ایک امیر جو شراب پیتا ہے اُس کی گردن پر ان لوگوں کا بھی گناہ ہے جو اس کے ماتحت ہو کر شراب میں شریک ہیں۔ اے عقلمندو! یہ دنیا ہمیشہ کی جگہ نہیں تم سنبھل جاؤ۔ تم ہر ایک بے اعتدالی کو چھوڑ دو ہر ایک نشہ کی چیز کو ترک کرو انسان کو تباہ کرنے والی صرف شراب ہی نہیں بلکہ افیون، گانجا، چرس، بھنگ، تاڑی اور ہر ایک نشہ جو ہمیشہ کے لئے عادت کر لیا جاتا ہے وہ دماغ کو خراب کرتا اور آخر ہلاک کرتا ہے سو تم اس سے بچو۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ تم کیوں ان چیزوں کو استعمال کرتے ہو جن کی شامت سے ہر ایک سال ہزارہا تمہارے جیسے نشہ کے عادی اس دنیا سے کوچ کرتے جاتے ہیں* اور آخرت کا عذاب الگ ہے۔ پرہیز گار انسان بن جاؤ تا تمہاری عمریں زیادہ ہوں اور تم خدا سے برکت پاؤ۔ حد سے زیادہ عیاشی میں بسر کرنا لعنتی زندگی ہے۔ حد سے زیادہ بدخلق اور بے مہر ہونا لعنتی زندگی ہے۔ حد سے زیادہ خدا یا اس کے بندوں کی ہمدردی سے لاپرواہ ہونا لعنتی زندگی ہے۔ ہر ایک امیر خدا کے حقوق اور انسانوں کے حقوق سے ایسا ہی پوچھا جائے گا جیسا کہ ایک فقیر بلکہ اس سے زیادہ۔ پس کیا بدقسمت وہ شخص ہے جو اس مختصر زندگی پر بھروسہ کر کے بکلّی خدا سے منہ پھیر لیتا ہے اور خدا کے حرام کو ایسی بیباکی سے استعمال کرتا ہے کہ گویا وہ حرام اس کے لئے حلال ہے غصہ کی حالت میں دیوانوں کی طرح کسی کو گالی کسی کو زخمی اور کسی کو قتل کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اور شہوات کے جوش میں بے حیائی کے طریقوں کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے سو وہ سچی خوشحالی کو نہیں پائے گا یہاں تک کہ مرے گا۔ اے عزیزو تم تھوڑے دنوں کے لئے دنیا میں آئے ہو اور وہ بھی بہت کچھ گزر چکی سو اپنے مولیٰ کو ناراض مت کرو ایک انسانی گورنمنٹ جو تم سے زبردست ہو اگر تم سے ناراض ہو تو وہ تمہیں تباہ کرسکتی ہے پس تم سوچ لو کہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے کیونکر تم بچ سکتے ہو اگر تم خدا کی آنکھوں کے آگے متقی ٹھہر جاؤ تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کرسکتا۔ اور وہ خود تمہاری حفاظت کرے گا اور دشمن جو تمہاری جان کے درپے ہے تم پر قابو نہیں پائے گا ورنہ تمہاری جان کا کوئی حافظ نہیں اور تم دشمنوں سے ڈرکر یا اَور آفات میں مبتلا ہو کر بیقراری سے زندگی بسر کرو گے اور تمہاری عمر کے آخری دن بڑے غم اور غصہ کے ساتھ گزریں گے خدا اُن لوگوں کی پناہ ہو جاتا ہے جو اُس کے ساتھ ہو جاتے ہیں سو خدا کی طرف آجاؤ اور ہر ایک مخالفت اُس کی چھوڑ دو اور اُس کے فرائض میں سستی نہ کرو اور اُس کے بندوں پر زبان سے یا ہاتھ سے ظلم مت کرو اور آسمانی قہر اور غضب سے ڈرتے رہو کہ یہی راہ نجات کی ہے۔"

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن، جلد19، صفحہ 70-72)

(Mohammed Alexander Russell Webb, 1846 -1916)

الیگزینڈر ویب صاحب کے خط کے جواب میں حضورؑ تحریر فرماتے ہیں کہ حق کی دعوت صرف مشرقی ممالک تک محدود نہیں بلکہ مغربی ممالک میں بھی ہوگی۔

"آپ کی چٹھی جو دل کو خوش اور مطمئن کرنے والی تھی مجھ کو ملی جس کے پڑھنے سے نہ صرف زیادت محبت بلکہ میری وہ مراد بھی جس کے لئے میں اپنی زندگی کو وقف سمجھتا ہوں (یعنی یہ کہ میں حق کی تبلیغ انہیں مشرقی ممالک میں محدود نہ رکھوں بلکہ جہاں تک میری طاقت ہے امریکہ اور یورپ کے ملکوں میں بھی جنہوں نے اسلامی اُصول کے سمجھنے کے لئے اب تک پوری توجہ نہیں کی اس پاک اور بے عیب ہدایت کو پھیلاؤں) کسی قدر حاصل ہوتی نظر آتی ہے۔"

(شحنۂ حق۔روحانی خزائن، جلد 2، صفحہ 443)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام احمدی مسلمانوں کو نہ صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے راستے کی طرف بلانے والے بنائے بلکہ ہم سب کو اس راستے پر ہمیشہ چلنے والا بھی بنائے۔ آمین!

ریفیوجی سپانسرشپ اینڈ سیٹلمنٹ ڈیسک کینیڈا

Refugee Sponsorship & Settlement Desk Canada

کی طرف سے نئے آنے والے مہاجرین کے لئے معلوماتی سیمینار

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک پر، جو آپ نے مجلس عاملہ کی ایک Virtual میٹنگ کے دوران کی جس میں آپ نے کینیڈا جماعت کو توجہ دلائی کہ جو ہمارے ریفیوجی پاکستان سے ہجرت کر کے دوسرے ملکوں میں چلے گئے ہیں۔ ان کے لئے ہومینیٹی فرسٹ کے علاوہ اور ذرائع تلاش کئے جائیں تا کہ وہ کینیڈا میں آباد ہوسکیں۔

مکرم امیر صاحب کینیڈا نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں 10 رمئی 2021ء کو اس ڈیسک کا باقاعدہ آغاز کر دیا۔ اور اس کا انچارج مکرم عبدالحلیم طیّب صاحب کو مقرر کیا۔

یہ ڈیسک ہر سال ایک معلوماتی سیمینار کا انتظام کرتا ہے۔ اس سال یہ تقریب 20؍ستمبر 2024ء کو ایوان طاہر کے بورڈ روم میں شام چھ بجے مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کے زیرصدارت شروع ہوئی۔ جس میں خواتین اور مرد حضرات میں جماعتی عہدیداران، رضاکاروں اور 2024ء کے دوران مختلف ممالک کے وہ مہاجرین شامل ہوئے جو باقاعدہ سپانسر شپ پروگرام کے تحت کینیڈا میں آئے۔ جن کی سپانسر شپ کے لئے اس ڈیسک نے ان کی درخواستیں امیگریشن محکمہ کو بھجوائی تھیں۔ اس طرح ان نئے آنے والوں کے اعزاز میں معلوماتی سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ ان مہاجرین کی کل تعداد 50 سے زائد تھی۔

مکرم فرخ رحمان طاہر صاحب مربی سلسلہ نے سورۃ الحشر آیت نمبر 10 کی تلاوت اور انگریزی ترجمہ سے کارروائی کا آغاز کیا۔ آیت کریمہ کا اردو ترجمہ مکرم محمد سعید انور صاحب رضاکار ریفیوجی ڈیسک نے پیش کیا۔

ڈیسک انچارج مکرم عبدالحلیم طیّب صاحب نے ریفیوجی سپانسر شپ ڈیسک کا تعارف کروایا۔ اپنی ٹیم کے ممبران کی خدمات کو سراہا اور اس خدمت میں شامل ہونے والوں کی حوصلہ افزائی کی۔ نیز اس مبارک کام کے باقاعدہ آغاز کا طریق کار بیان کرتے ہوئے، پہلے تین سالوں کی کارکردگی کی تفصیلات بیان کیں اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے RSSD کی طرف سے اپنے محدود وسائل اور افرادی قوت کے باوجود مختلف ممالک میں رہنے والے 948 افراد پر مشتمل 320 خاندانوں کی فائلیں امیگریشن کینیڈا کو جمع کروائی جا چکی ہے اور اب تک 33 خاندان کینیڈا پہنچ چکے ہیں۔ آپ نے کفالت اور بحالی کے

سیمینار کے شرکاء کا ایک منظر

مکرم عبدالحلیم طیّب صاحب

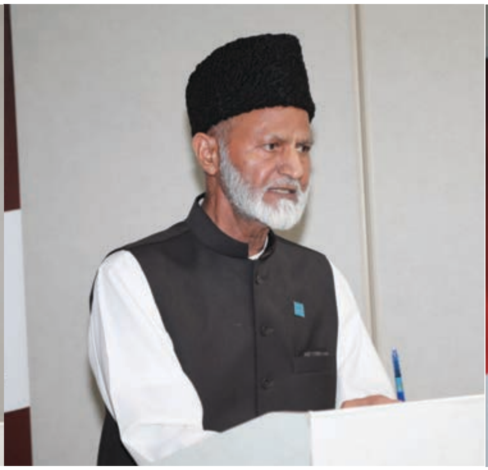

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مکرم رحمٰن مسعود مہار صاحب

طریق کار کی وضاحت بیان کرتے ہوئے تمام مراحل کا مختصر خاکہ پیش کیا اور مہاجرین سے درخواست کی کہ وہ تمام رضاکاروں کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے کام میں برکت ڈالے کیونکہ یہ لوگ اپنے قیمتی وقت میں سے وقت نکال کر ریفیوجیز کی فائلوں پر کام کرتے ہیں۔

مکرم عبدالحلیم طیّب صاحب نے مکرم رحمٰن مسعود مہار صاحب کا تعارف کروایا جو کہ ریفیوجی ڈیسک کے ڈائریکٹروں میں سے ایک ڈائریکٹر ہیں۔ مکرم مہار صاحب نے حال ہی میں مکرم سلطان احمد صاحب اور ان کی فیملی کو کینیڈا منتقل کرنے کی تفصیل بیان کی اور بتایا کہ مناسب طریق کار کو عملی شکل دے کر بحالیات کے کام کو نسبتاً کم وقت میں مکمل کیا گیا ہے۔ مکرم مہار صاحب نے بحالیات کی حساس ذمہ داریوں کو سرانجام دینے کی تفصیل بیان کی۔

پروگرام کے اگلے حصہ میں کینیڈا میں آنے والے نئے مہاجرین سے کیا توقعات رکھی جارہی ہیں۔ اس کے بارہ میں مربی سلسلہ مکرم دانیال خالد خان صاحب نے اہم ہدایات فراہم کیں اور مقامی قوانین کے تحت جماعتی دائرہ عمل اور ضروری اصول وقواعد کے بارہ میں معلومات فراہم کیں نیز کینیڈین معاشرے کی اچھائیاں اپنانے اور برائیوں سے دور رہنے کی تلقین کی۔

مکرم امیر صاحب کا اختتامی خطاب

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے اختتامی خطاب میں تشہد وتعوذ اور تسمیہ کے بعد فرمایا کہ میرے ذہن میں بیان کرنے کے لئے بہت سی باتیں تھیں، جن کا تفصیلی ذکر پہلے آنے والے مقررین کر چکے ہیں۔ لہٰذا میں صرف ایک اہم بات پر اکتفا کرتا ہوں۔ یہ بات اتنی اہم ہے کہ اس پر جتنا بھی زور دیا جائے کم ہے۔ قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے کہ سب سے بڑی عقلمندی کی بات یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو۔ اور اگر اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ تم عقلمندی کی بات کرو تو اس سے بڑھ کر عقلمندی کی بات کیا ہوسکتی ہے؟ اور یہ خدا تعالیٰ فرما رہا ہے جس نے ہمیں پیدا کیا ہے۔ اب آپ غور کریں کہ یہ کس طرح عقلمندی کی بات ہے کہ جب ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں تو اس کے دل میں آپ کی طرف سے جو نیکی یا احسان پہنچتا ہے اس کے بارہ میں آپ سوچتے ہیں۔ لہٰذا سب سے پہلے تو آپ انعام پاکر خوش ہوتے ہیں۔ ایسے موقع پر اللہ تعالیٰ کا ایک اور وعدہ ہے جب

مکرم دانیال خالد خان صاحب

مکرم فرخ رحمان طاہر صاحب

مکرم محمد سعید انور صاحب

مکرم عبدالحلیم طیّب صاحب اور مکرم دانیال خالد خان صاحب نئی آنے والی ایک فیمیلی کے ساتھ

تم شکر ادا کرو گے تو میں تمہارے انعام کو اور بڑھا دوں گا۔اس طرح آپ پر نعمتوں اور شکر کے نہ ختم ہونے والے دروازے کھلتے چلے جاتے ہیں۔اس لئے سب سے بڑی عقلمندی کی یہ بات یاد رکھیں کہ ہر احسان کو خواہ وہ کسی بھائی، بہن کی طرف سے ہو، ہمسائے کی طرف سے ہو،جماعت کی طرف سے ہو ، خلیفہ ٔوقت کی طرف سے ہو یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو ہمارے دل میں ان کے احسانات کا شکر ادا کرنا لازم ہے۔محترم امیر صاحب نے فرمایا کہ میں اس سے زیادہ عقلمندی کی بات آپ کو نہیں بتا سکتا۔اگر آپ اس بات کو یاد رکھیں گے تو یہ آپ کے لئے خوشی، کامیابی اور نہ صرف اس دنیا بلکہ اگلی دنیا کی بھلائی کے بھی کام آئے گا۔

(رپورٹ: نمائندہ خصوصی مکرم محمد اکرم یوسف صاحب)

*****

سیمینار کے شرکاء کا ایک منظر

میرے پیارے چچا: مکرم شیخ منظور الحسن (مرحوم)

محترمہ صفیہ بشیر سامی صاحبہ، لندن (یوکے)

مکرم شیخ منظور الحسن صاحب (مرحوم)

ماہنامہ النور امریکہ کی مدیر اعلیٰ محترمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ نے ازراہ شفقت وعنایت اپنی پھوپھی زاد ہمشیرہ محترمہ صفیہ بشیر سامی صاحبہ لندن ،یوکے کا ایک تاریخی مضمون ’’میرے پیارے چچا: مکرم شیخ منظور الحسن مرحوم‘‘ ادارہ احمدیہ گزٹ کینیڈا کو بھجوایا ہے۔جس میں بھولی بسری یادوں کے علاوہ تاریخ کے بعض نادر اوراق بھی ہیں۔ جو تاریخ جماعت احمدیہ کینیڈا کے لئے تاریخی اثاثہ کا درجہ رکھتے ہیں۔ افادۂ عام کے لئے ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

ہمارے دادا جان مکرم شیخ نور محمد اور دادی جان مکرمہ فاطمہ بی بی لدھیانہ شہر میں رہتے تھے۔ اُن کے چھ بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں۔ میرے چچا شیخ منظور الحسن اندازاً 1926ء میں لدھیانہ (انڈیا) میں پیدا ہوئے۔آپ بھائیوں میں سب سے چھوٹے تھے۔ آپ کی والدہ صاحبہ کی وفات کے بعد دونوں بہنوں میں سے ایک شادی شدہ بہن بیٹے کی پیدائش کے فوراًبعد وفات پاگئیں، دوسری بہن اٹھارہ سال کی عمر میں اللہ کو پیاری ہوگئیں۔ بڑے بھائی مکرم شیخ غلام نبی صاحب کی شادی ہوئی وہ اپنی فیملی کے ساتھ الگ گھر میں چلے گئے۔ اُن سے چھوٹے تایا جی مکرم شیخ یعقوب اور اُن کی اہلیہ مکرمہ مریم صاحبہ جو میری تائی اماں تھیں، دادا جی کے ساتھ ایک ہی گھر میں رہائش پذیر تھے۔ تایا جی مکرم شیخ یعقوب ایسٹ افریقہ نیروبی چلے گئے ،جلد ہی دوسرے دو چچاؤں کو بھی اپنے پاس نیروبی بلوا لیا ۔ دادا جی کی بھی وفات ہوگئی تو اس آبائی گھر میں اُوپر کی منزل میں میرے والدین اپنی فیملی کے ساتھ اور نیچے والے حصے میں میری تائی اماں مریم صاحبہ رہنے لگیں۔ ان کی کوئی اولاد نہیں تھی ۔ چچا منظور کو بہت پیار سے اپنے ساتھ ساتھ رکھا اور ماں کی طرح شفقت دی۔

ہنسی خوشی وقت گزر رہا تھا۔ جب ہماری زندگی میں ایک حادثہ سے بڑی تبدیلی آئی اس وقت میری عمر دو یا اڑھائی سال ہوگی ۔میری بڑی بہن سعیدہ جو چار یا ساڑھے چار سال کی ہوگی اچانک کھڑکی سے باہر جھانکتے ہوئے سڑک کی طرف سر کے بل گرگئی گرتے ہی بے ہوش ہوگئی باہر لوگوں کے شور سے اُمی جان کو علم ہوا بے ہوش بچی کو لے کر میرے والدین کئی ہسپتالوں میں چکر لگاتے رہے اُس کی حالت دیکھ کر کوئی ڈاکٹر اُسے لینے کو تیار نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ کا کرم ہوا ایک انگریزوں کا ہسپتال تھا جن کی کوشش نے بچی کی جان بچائی۔قریباً تین ماہ میری امی کو بہن کے ساتھ ہسپتال میں رہنا پڑا اور مجھے تائی اماں مریم نے سنبھالا ۔جن کے پاس میرے چچا منظور بھی رہتے تھے ۔جب میری اُمی جان میری بہن کے ساتھ ہسپتال سے گھر واپس آئیں تو بھی میری بہن بہت کمزور تھی۔ اُس کا ہر وقت دھیان رکھنے کی ضرورت تھی۔اس طرح میں مکمل تائی کی ہو کر رہ گئی۔ تائی اماں کی اپنی تو کوئی اولاد تھی نہیں۔اب میں، اُن کی بیٹی اور وہ میری ماں ہوگئیں۔ میں اُن کو اماں ہی کہتی تھی ۔ اور ہم دونوں چچا جان منظور اور مَیں بہن بھائی کی طرح رہتے تھے۔

میری والدہ کو بیمار بچی کی دیکھ بھال میں کافی سہولت مل گئی ،ویسے بھی ایک ہی گھر تھا صرف اُوپر اور نیچے ہی کی تو بات تھی، کوئی خاص فرق نہیں تھا کہ جو میری والدہ صاحبہ کو فکر ہوتا۔فرق اُس وقت پڑا جب میری اُمی نے لدھیانہ سے فیروز پور اباجان کے پاس جانے کا پروگرام بنایا۔ میں اُن کے ساتھ جانے کو تیار نہ ہوئی اور میری تائی اماں بھی مجھے چھوڑنے کو تیار نہ تھیں ۔ایک دو بار تو ایسے ہی ہوا کہ جہاں میری والدہ جاتیں میری تائی بھی ساتھ ہوتیں یا میری تائی جاتیں تو میری والدہ بھی ساتھ ہوتیں۔ کیونکہ دونوں مجھے چھوڑنا نہیں چاہتی تھیں۔میں اب اپنی تائی اماں کے ساتھ زیادہ مانوس ہو چکی تھی ۔ آخر میری ضد پر امی مجھے تائی اماں کے پاس چھوڑ گئیں ۔ اس طرح تائی اماں کے ساتھ میں اور چچا منظور اکٹھے رہنے لگے۔

اگست 1947ء کو ہم تینوں نے لدھیانہ سے ہجرت کی تو اُس وقت میری تائی اماں اور چچاجان منظور میرا ہاتھ پکڑے دیواریں پھلانگتے لاشوں سے گزرتے ہوئے پاکستان لاہور پہنچ گئے ۔جہاں میرے بڑے تایا جی مکرم غلام نبی صاحب ہم سے پہلے پہنچ چکے تھے، وہاں ہم نے بھی کچھ دیر پناہ لی اور پھر ہم تینوں یعنی میری تائی اماں اور چچا جان منظور کراچی چلے گئے ۔ وہاں ہمارے ہوتے ہوئے نیروبی سے میرے تایا جی یعقوب اور چچا احمد حسن کراچی پہنچ گئے ۔اور ہم پھر واپس لاہور اُسی گھر میں آ گئے جہاں سے گئے تھے ۔ (اُس وقت تک میرے والدین بھی قادیان سے ہجرت کر کے لاہور پہنچ چکے تھے)یہاں میرے چچا شیخ احمد حسن کی شادی ہوئی۔شادی کے بعد تایا جان نے تائی جان اور چچا منظور کو بھی ساتھ

لیا سب عزیز قریباً دسمبر 1947ء کو واپس نیروبی چلے گئے۔ اس طرح نیروبی ایسٹ افریقہ میں چھ بھائیوں میں سے چار بھائی ایک بھتیجا اور ایک بھانجا جمع ہو گئے۔

جاتے ہوئی میری تائی اماں نے مجھے میرے والدین کے سپرد کیا، یہاں سے میری اور چچا جان منظور کی وقتی جدائی ہو گئی۔ جو سالوں پر پھیلتی گئی۔ میں اپنی شادی کے بعد لندن یو کے رہنے لگی، چچا جان کینیڈا منتقل ہو گئے۔ ایک عرصہ بعد 1993ء میں مَیں کینیڈا اپنے چچا جان کو ملنے آئی۔ پھر جب میرا بڑا بیٹا منیر 2001ء میں لندن سے کینیڈا شفٹ ہو گیا اور کچھ عرصہ بعد دوسرا بیٹا بلال بھی لندن سے کینیڈا شفٹ ہو گیا تو میرا دوسرا گھر کینیڈا بن گیا۔ اس طرح سال اور کبھی دو سال بعد میری ملاقات اپنے چچا جان منظور اور اُن کے بچوں سے ہوتی رہی۔ الحمد للہ

ایک دن مَیں نے اُن کے چھوٹے بیٹے مقبول سے نیروبی کے حالات پوچھے تو اُس نے اپنی فیملی کی کہانی یوں بیان کی:

والد صاحب نے نیروبی پہنچتے ہی ریلوے میں مکینک (Mechanic) کے طور پر ملازمت شروع کر دی۔ بھائیوں نے مل کر ایک بہت مخلص احمدی خاندان میں شادی کر دی۔ ایسٹ افریقہ کے حالات خراب ہونے شروع ہو گئے آزادی کی لہر وہاں بھی شروع ہو گئی۔ وہاں سے لوگوں نے ہجرت شروع کر دی اور پھر ہماری فیملی نے بھی یو۔کے ہی آنے کو ترجیح دی۔ لندن پہنچ کر بھی ہمارے ابو مطمئن نہیں تھے۔ ہمیشہ کہتے تھے اللہ نے بہت بڑی دنیا بنائی ہے۔ دنیا دیکھنے کا اور سیر و تفریح کا بہت شوق رکھتے تھے۔ کبھی کینیڈا یا چائنا جانا چاہتے، ہمارے ابو جان کو دعاؤں پر بہت یقین تھا۔ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی۔ شیخ محمود اُن کا بڑا بیٹا کہتا ہے کہ ایک دن نماز پڑھاتے ہوئے اتنی گریہ زاری کی ہمیں سمجھ نہیں آئی کہ ابو نماز میں کیوں رو رہے ہیں، ہم نے بھی باآواز "اُونچی" رونا شروع کر دیا، اب اُس گریہ زاری کی سمجھ آتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے اللہ! میرے لئے جو بھی راستہ بہتر ہو میری رہنمائی فرما۔ اللہ تعالیٰ نے ابو جان کو بشارت دی اور دُعاؤں کے بعد 1965ء میں کینیڈا آ گئے۔ کینیڈا آنے کے لئے بڑے بھائی شیخ محمود جو پہلے سے ہی برانٹ فورڈ، انٹاریو، کینیڈا میں مقیم تھے، آپ نے اپنے چھوٹے بھائی منظور کی ملازمت کے لئے جہاں خود کام کرتے تھے، ملازمت کے لئے کمپنی سے سپانسر شپ کے لئے لیٹر لے لیا اور کمپنی والوں نے امیگریشن کے کاغذات بنوانے میں کافی مدد کی۔ کینیڈا آنے کا یہ بھی مقصد تھا کہ وہ اپنے بچوں کا بہتر مستقبل بنا سکیں چونکہ یہاں کی حکومت اپنے عوام کی بہت اچھی نگہداشت کرتی ہے۔

ہمارے ابو کبھی بھی اپنی محبت یا پیار کا اظہار لفظوں میں نہیں کر سکے لیکن اُن کی نظر ہر وقت ہم پر ہوتی اور دینی تربیت کی ہر وقت فکر رہتی، ہمیشہ ہمیں نصیحت فرماتے، کوشش کریں کہ اپنی طاقت کے مطابق اپنے اللہ تعالیٰ کے آگے جھکے رہیں اور اپنے ربّ کے ساتھ محبت کا ایسا رشتہ بنائیں کہ محسوس ہو کہ وہ ہمیں پیدا کرنے والا ہے، وہی ہمارا رازق اور مالک ہے، اس لئے اُس کی حمد کرتے رہیں، عاجزی و انکساری کے ساتھ ہمیشہ سجدہ ریز رہیں تا کہ اللہ تعالیٰ کی محبت و شفقت سے آپ ہمیشہ سرفراز ہوتے رہیں۔ جو بھی کام کریں ہمیشہ اللہ تعالیٰ پر توکل رکھیں باقی نتیجہ اللہ پر چھوڑ دیں۔ اللہ پاک ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنے ابو کی نصیحتوں پر عمل کرتے ہوئے اللہ پاک کی خوشنودی حاصل کر سکیں۔ آمین!

میرے والدین پہلے برنٹ فورڈ، انٹاریو میں آ کر آباد ہوئے۔ یہاں خاص طور پر ہمارے ایشین لوگ تو بہت ہی کم تھے۔ لوگ ہمیں دیکھ کر حیران ہوتے تھے ہمارے لباس اور اُمی کو باپردہ دیکھ کر تو اُن کو سمجھ نہیں آتی تھی کہ یہ کہاں کی مخلوق ہے، قریب آ کر پوچھتے تھے کہ آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں۔ افریقہ بتانے سے اور بھی حیرانگی سے پوچھتے کہ آپ افریقہ سے آئے ہیں وہاں تو لوگوں کے رنگ ایسے نہیں ہوتے۔ پھر اُن کو سمجھانا پڑتا، یوں کہیں کہ ہم ایشین یہاں کے لوگوں کو حیران کرنے کے لئے کافی تھے۔ اور یہاں کینیڈا اور برنٹ فورڈ میں جماعت قائم کرنے والوں میں بھی ہم پہلے احمدی تھے۔ میرے والد شیخ منظور صاحب کا نام پہلے ناموں میں آتا ہے۔ والد صاحب نے صدر جماعت برنٹ فورڈ کے طور پر اور پھر مختلف عہدوں پر بھی کام کیا۔ 1960ء کے آخری سالوں میں اور 1970ء کے شروع کے سالوں میں برنٹ فورڈ کی جماعت نے اپنے اِرد گرد کے علاقوں کو بھی شامل کیا اور یہ ایک بہت بڑی جماعت بن گئی۔ اس میں اُس وقت درج ذیل جماعتیں شامل تھیں۔

St.Catharines,Hamilton, Brampton, Kitchener, Waterloo, Cambridge, Paris &Guelph.

اور اسی طرح بہت سے لوگ 50 میل سے زیادہ کی مسافت طے کرتے ہوئے اس مرکز میں پہنچتے تھے۔

ہمارے ابو جان بہت دعا گو تھے۔ 1967ء میں آپ نے ایک خواب دیکھا کہ حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے گھر تشریف لائے ہیں۔ یہ خواب آپ نے اپنی جماعت کے دوستوں کے سامنے بیان کی تو اُنہوں نے اصرار کے ساتھ مشورہ دیا کہ آپ اپنا خواب حضرت چوہدری صاحبؓ کی خدمت میں لکھیں کیونکہ اُنہی دنوں میں آپ کینیڈا تشریف لانے والے تھے۔ سو میرے والد صاحب نے حضرت چوہدری صاحبؓ کی خدمت میں لکھا:

"میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ آپ میرے گھر تشریف لائے ہیں۔ میرے لئے یہ اعزاز کی بات ہوگی۔ لیکن میں یہ بھی جانتا ہوں کہ آپ بہت ہی مصروف ہیں اور بہت ساری ذمہ داریاں ہیں۔ آپ حکومت پاکستان کے

تاریخی گروپ فوٹو

پہلے وزیر خارجہ ہیں، اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر اور عالمی عدالت انصاف کے صدر ہونے کے ناتے بہت بااثر ہیں، اور میں ایک سادہ سا بلیو کالر ورکر (Blue Collar Worker) یعنی نیلی پوش کارکن ہوں، بھلا آپ مجھ سے کیسے مل سکتے ہیں؟ لیکن میرا اللہ تعالیٰ پر بہت یقین ہے اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ اللہ کے ہاں کچھ بھی ناممکن نہیں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا تو وہ میرا خواب ضرور پورا کرے گا۔ ان شاءاللہ‘‘

محترم چوہدری صاحبؓ بہت ہمدرد اور پیار کرنے والے عظیم انسان تھے ہم پر محبت اور احسان دیکھیں کہ جیسے ہی اُنہوں نے یہ خط پڑھا اور ایک عاجز بندے کی خواہش کا اظہار دیکھا فوراً جواب دیا کہ میں جلد کینیڈا آنے والا ہوں’’ تمہاری خواب ضرور پوری کروں گا۔‘‘ جب آپ اکتوبر 1967ء میں کینیڈا تشریف لائے میرے ابو جان کو اطلاع ملی تو ہم نے اپنے پورے گھر کو پینٹ کیا اور خوب سجایا، آپ کے اس دورے کی برانٹ فورڈ کی جماعت نے ذمہ داری لی، میڈیا نے بھی شہ سرخیاں لگائیں۔ حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ 20/ اکتوبر 1967ء کو ہمارے گھر تشریف لائے۔ میرے والد صاحب نے اپنے نو مولود بچے کو جو 10/اکتوبر 1967ء کو پیدا ہوا تھا، آپ کی گود میں ڈال دیا اور درخواست کی کہ آپ اس بچے کے کان میں اذان دیں اور یہ بھی کہ برائے کرم اس بچے کا نام بھی رکھیں۔

آپ نے والد صاحب کا نام پوچھا تو جواب دیا، محترم میرا نام منظور ہے تو آپ نے فرمایا اس بچے کا نام ’’مقبول‘‘ رکھیں۔ سو میں ہی وہ خوش نصیب بچہ ہوں جس کے کان میں آپ نے اذان دی اور نام مقبول رکھا گیا۔ الحمد للہ۔

کینیڈا کی جماعت شروع میں بہت چھوٹی تھی۔ زیادہ سے زیادہ ایک سو (100) لوگ ہوں گے۔ آپس میں ملنے کے لئے پکنک کرتے۔ امریکہ کے جلسہ سالانہ کے لئے بھی ہم سب مل کر ہی جاتے۔ بہت سارے شہروں کی سیر بھی کرتے، نئے لوگوں کے ساتھ تعلقات قائم ہوتے۔ اس طرح ہم کینیڈا والے اور امریکہ کی جماعت کے لوگ بہت قریبی رشتہ داروں کی طرح سے ہوگئے۔ بہت خوبصورت مزے دار وقت تھا۔ الحمد للہ!

ملازمت سے فارغ ہونے کے بعد والد صاحب نے 1981ء میں برٹش کو لمبیا، (وینکوور کے ایک مضافاتی علاقہ میں) جانے کا فیصلہ کرلیا۔ وہاں ایک ریستوران چلانے کا پروگرام بنایا۔

ایک بار جب جلسہ سالانہ ویسٹرن کینیڈا کی تیاریاں ہو رہی تھیں تو مہمان نوازی کی سعادت وینکوور کے حصہ میں آئی۔ اُس وقت کے مشنری انچارج و امیر جماعت کینیڈا محترم مولانا نسیم مہدی صاحب نے میرے ابو کو جلسہ سالانہ پر کھانا کھلانے کی ذمہ داری دی۔ ان کی تو دل کی مراد پوری ہوئی کیونکہ وہ تو دل سے مہمان نوازی کرنا چاہتے تھے۔ مہمان نوازی ہی اُن کی زندگی کا شوق تھا۔ یہ ڈیوٹی ملنے پر آپ نے جی بھر کر اپنا شوق پورا کیا اور مہمانوں کو خوش کیا اور خوب داد حاصل کی۔

1985ء میں دوبارہ ٹورنٹو واپس آگئے اور پھر پوری زندگی بریمپٹن کے علاقے میں ہی گزاری عمر بھر جماعت احمدیہ کے عاجز کارکن کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔

خاندان کے بارے میں بھی بتا دوں ہمارے والد صاحب ماشاء اللہ چھ بھائی تھے۔ ہمارے ابو سب سے چھوٹے تھے۔ چھ بھائیوں میں تین بھائی خلافت کی مضبوط ڈور کے ساتھ بندھے ہوئے تھے۔ اور باقی تین بھائیوں نے احمدیت قبول نہیں کی تھی مگر مخالف بھی نہیں تھے۔ میرے والد جماعت احمدیہ کے خلاف چھوٹی سی بات بھی برداشت نہیں کرتے تھے۔ اگر ذرا سی بات بھی ناگوار گزرتی تو اس کا برملا اظہار کرتے، ایک دفعہ اپنے سے بڑے بھائی شیخ محمود کے گھر کھانے پر گئے، باتوں باتوں میں جماعتی باتیں شروع ہوگئیں، نجانے بڑے بھائی کے مُنہ سے کیا بات نکل گئی، وہیں پلیٹ پٹخ کر اُٹھے اور کھانا کھائے بغیر ہی گھر چلے گئے۔ کہتے ہیں میرے دین یا جماعت کے متعلق کوئی بھی بات کرے میں برداشت نہیں کرسکتا، خواہ وہ میرا بھائی ہی کیوں نہ ہو۔ دین کے معاملہ میں بہت غیرت مند تھے۔

ہماری امی جان محترمہ مبارکہ بیگم بھی جماعت کی بہت فدائی تھیں۔ یوگنڈا میں پیدا ہوئیں ابتدائی تعلیم بھی وہاں سے ہی حاصل کی، ٹورنٹو منتقل ہوئیں تو جماعت کے اولین خاندانوں کا ذکر کرتے ہوئے بتاتی تھیں کہ محترم چوہدری محمد ظفراللہ خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب ٹورنٹو تشریف لائے۔ تو اُس وقت بعض اور دوست بھی یہاں تھے۔ 1962ء میں میرا محمود بیٹا پیدا ہوا اور اُسی دن پہلی بار باجی عصمت مرزا صاحبہ اہلیہ مشتاق احمد مرزا صاحب کینیڈا تشریف لائی تھیں جو کچھ عرصہ ہمارے گھر ٹھہریں۔ پھر مسرت سعید صاحبہ اہلیہ جمیل سعید صاحب آئیں اور ہملٹن میں قیام کیا۔ ممبرات نے مجھے صدر بنایا اور باجی عصمت مرزا کو جنرل سیکرٹری، ہم سب مل جل کر جماعت کا کام کیا کرتے تھے۔ پھر مکرم حبیب الرحمٰن حافظ زادہ تشریف لائے۔ ایک بار ہم ٹورنٹو نماز پڑھنے گئے تو بیگم میاں عطاء اللہ صاحب سے ملاقات ہوئی۔ وہاں اُس وقت آٹھ یا نو خاندان آباد تھے۔ 1975ء میں محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ میاں عطاء اللہ صاحب نے برانٹ فورڈ آکر ہماری لجنہ کے انتخاب کروائے، مجھے صدر بنایا۔ مسرت سعید صاحبہ سیکرٹری مال، اور عصمت مرزا جنرل سیکرٹری دو سال بعد عصمت مرزا صاحبہ صدر بنیں۔ پھر محترمہ نصیرہ حافظ زادہ صدر بنیں۔ پہلے ہم گھروں میں ہی اجلاس کرواتے تھے۔ پھر Y.M.C.A میں عیدیں اور ماہانہ اجلاس وغیرہ ہونے لگے۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہماری جماعت نے بہت ترقی کر لی ہے۔ بریمپٹن منتقل ہونے کے بعد بھی ہماری والدہ صاحبہ نے اپنے آخری سانس تک جماعت کے کسی نہ کسی عہدے پر کام کی توفیق پائی۔ 2010ء میں اپنے حقیقی مولا سے جا ملیں۔ ہمارے والد شیخ منظور صاحب بھی 2014ء کو اللہ کے حضور حاضر ہوگئے۔ دونوں بریمپٹن میموریل گارڈنز میں ایک دوسرے کے پہلو میں دفن ہیں۔ اللہ تعالیٰ دونوں کے درجات بلند فرمائے اور اُن کا شمار صالحین میں کرے۔ آمین!

پسماندگان میں ماشاء اللہ دو بیٹے شیخ محمود، شیخ مقبول تین بیٹیاں ناصرہ رحمٰن، طاہرہ سلطانہ سعید، بشریٰ بٹ اور اگلی نسل کے 13 بچے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ساری اولاد کو دین کی راہوں پر چلائے اور خلافت کی مضبوط ڈور سے بندھے رہیں۔ آمین!

یہ حالات بیان کرنے کے بعد ایک دفعہ پھر چچا بھتیجی کے پیار و محبت کا ذکر ہوجائے تو شاید بے جا نہ ہوگا کیونکہ وہ بھی تاریخ کا ایک ورق ہے۔

اپنی زندگی کے آخری دنوں میں وہ ایک کتاب لکھ رہے تھے جس کو میں نے کمپوز کیا تھا، بہت شکر گزار ہوتے تھے۔ اللہ پاک سے دعا کرتی ہوں اللہ پاک میرے پیاروں کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔ آمین!

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے میرے چچا جان منظور کے ساتھ ایک اور مضبوط تعلق قائم ہوگیا ہے۔ چچا جان کی پوتی اور میرا پوتا جیون ساتھی بن گئے ہیں۔ یعنی میرے چچا جان کی پوتی شیخ محمود کی بیٹی ثمائلہ اور میرے بیٹے منیر شہزاد کے بیٹے اور میرا پوتا شہزیب بہت ہی خوبصورت شادی کے بندھن میں بندھ گئے ہیں۔ الحمد للہ!

اللہ پاک سے دعا ہے کہ یہ محبتیں اور پیار ہمیشہ پھلتے پھولتے رہیں اور رشتے خوشیوں میں بدلتے رہیں۔ آمین!

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے   اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے   (دُرِّ ثمین اردو)

بقیہ از دورِ حاضر میں دعا کی طاقت کے نظارے

مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں کیونکہ ایک دن قبروں سے باہر نکالے جائیں گے۔مبارک تم جب کہ دعا کرنے میں ماندہ نہیں ہوتے۔اور تمہاری روح دعا کے لئے پگھلتی اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینہ میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے۔اور تمہیں تنہائی کا ذوق اٹھانے کے لئے اندھیری کوٹھڑیوں اور سنسان جنگلوں میں لے جاتی ہے۔اور تمہیں بیتاب اور دیوانہ اور از خود رفتہ بنا دیتی ہے۔کیونکہ آخر تم پر فضل کیا جاوے گا۔"

(لیکچر سیالکوٹ۔روحانی خزائن،جلد 20،صفحہ 222-223)

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ!

ولادت باسعادت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم سید محسن عبداللہ صاحب ومحترمہ نادیہ محسن صاحبہ کو 12/ستمبر 2024ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت وعنایت مولود کا نام "سید عنان ندیم" عطا فرمایا ہے اور انہیں وقفِ نو میں قبول بھی فرمالیا ہے۔عزیزم سید عنان ندیم سلمہ، مکرم سید ندیم احمد صاحب مرحوم اور محترمہ سمیرہ ندیم صاحبہ آف Innisfil کے پوتے اور مکرم کریم عزیز صاحب اور محترمہ فوزیہ کریم صاحبہ وان کے نواسے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ فیونرل ہوم سروسز مسس ساگا کے مینیجر مکرم سید محسن عبداللہ صاحب واقفِ زندگی ہیں اور بڑی محنت، لگن اور جانفشانی سے بنی نوع انسان کی عظیم خدمت بجالا رہے ہیں۔فجزاھم اللہ احسن الجزاء

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود عزیزم سید عنان ندیم سلمہ کو صحت وسلامتی والی عمر عطا فرمائے اور ان کے والدین کو اس بچے کی وقف کی حقیقی روح کے ساتھ پروان چڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔نیز جماعت احمدیہ اور خلافت کا سچا وفادار خادم دین بنائے۔آمین!

قادیاں سے زمیں کے کناروں تلک

قادیاں سے زمیں کے کناروں تلک
ایک آواز پہنچی ستاروں تلک

نغمۂ داؤدی سازِ روحانیت
دل کی آواز دل کے حصاروں تلک

کارواں جس نے دیکھیں خزائیں بہت
راہی اب اس کے پہنچے بہاروں تلک

کیا ہوا وہ مٹانے کا وہم و گماں
ہم تو پہنچے ہیں لاکھوں ہزاروں تلک

کون کشکول ہاتھوں میں پکڑائے گا
ہم تو پہنچے ہیں اب اقتداروں تلک

اے امام الزماں! یہ ترا فیض ہے
جو کہ پہنچا خلافت کے پیاروں تلک

تیرا دم زندگی کی کرن بن گیا
جیسے ہی پہنچا یہ دل فگاروں تلک

سب عَوائِب، نوائب سے محفوظ ہو
آ گیا جو بھی تیرے حصاروں تلک

(مکرم ابو بلال صاحب)

جمال وحسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے (درِّ ثمین اردو)

اعلانات برائے دعائے مغفرت

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے اعلانات جلد از جلد لکھ کر بھجوایا کریں۔نیز اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔براہِ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون نمبر یا سیل نمبر ضرور لکھیں۔

محترمہ منصورہ بیگم صاحبہ

10/اکتوبر 2024ء کو محترمہ منصورہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم پروفیسر چوہدری منصور احمد صاحب مرحوم پیس ویلج جماعت 85سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّـآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔

14/اکتوبر 2024ء کو ایوان طاہر میں پونے چھ بجے مرحومہ کا چہرہ دکھایا گیا۔کثیر تعداد میں احباب جماعت نے مرحوم کے اعزاواقارب سے تعزیت کی مسجد بیت الاسلام میں نماز مغرب کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مرحومہ کی خدمات کا مختصر ذکر خیر فرمایااور ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔اور اگلے روز 15اکتوبر کو ایک بجے سینٹ پال قبرستان پائن ویلی میں تدفین ہوئی اور مکرم محمد موسیٰ صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا نے دعا کرائی۔تجہیز وتکفین میں کثیر تعداد میں دوست شریک ہوئے ۔ جرمنی اور یوکے سے دونوں بیٹیاں آئیں اورشریک ہوئیں۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں ۔آپ حضرت مولوی غلام علی راجیکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی ،حضرت مولوی غوث محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی اورحضرت مولوی غلام رسول راجیکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھتیجی تھیں۔ماشاءاللہ صحابہ کے خاندان کی چشم وچراغ تھیں۔

نہایت مخلص، نیک ، صالحہ ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار اور دعا گو بزرگ تھیں ۔قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرتیں حضور کا خطبہ جمعہ اورہر خطاب بڑی باقاعدگی سے سنتیں۔نہایت صبروتحمل سے بیماری کے ایام گزارے اورمولا کی رضا پر راضی رہیں۔متوکل علی اللہ تھیں۔بچوں میں نظام جماعت اور خلافت کی اطاعت اور محبت کوٹ کوٹ کر بھری ۔ خلافت کے ساتھ اخلاص اوروفا کا تعلق تھا۔ماشاء اللہ سب بچے سعادت مند اور خدمت گزارہیں ۔وہ اپنے صاحبزادے مکرم ڈاکٹر خاور منصور صاحب پیس ویلج کے ہاں قیام پذیر تھیں انہوں نے اپنی والدہ کی بہت خدمت کی ۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے جزیل عطافرمائے۔

پسماندگان میں دو بیٹے مکرم ڈاکٹر خاور منصور صاحب پیس ویلج ، مکرم خالدمنصور صاحب پاکستان، تین بیٹیاں محترمہ نزہت بشارت صاحبہ جرمنی ، محترمہ فرزانہ قدوس صاحبہ یوکے، محترمہ فرحت طارق صاحبہ پاکستان اورایک ہمشیرہ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ پیس ویلج یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم منصور احمد ایازؔ خاں صاحب

13/اکتوبر2024ءکومکرم منصوراحمدایازؔخاں صاحب حلقہ مسس ساگا نارتھ 59سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّـآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔

15/ اکتوبر 2024ء کو احمدیہ فیونرل ہوم مسس ساگا میں پونے چھ بجے مرحوم کا چہرہ دکھایا گیا۔کثیرتعداد میں احباب جماعت نے مرحوم کے اعزاواقارب سے تعزیت کی۔مسجد بیت الحمد میں نماز مغرب کے بعدمرحوم کا مختصر ذکر خیر کیا گیا اور مکرم محمد موسیٰ صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔اور اگلے روز 16/ اکتوبر کو ایک بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم محمد موسیٰ صاحب نے ہی دعاکرائی۔تجہیز وتکفین میں کثیر تعداد میں دوست شریک ہوئے ۔ابوظہبی سے ان کے بھائی مکرم مظفراحمد خاں صاحب تشریف لائے اورشریک ہوئے۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت حکیم عبدالعزیز خاں ایمن آبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خاندان سے ہیں ۔ مکرم منشی محمدصادق صاحب مختارعام قمرالانبیاء حضرت مرزابشیراحمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نواسے ، مکرم مولانا محمدشفیق قیصر صاحب شہید کے بھانجے اور مکرم مرزاناصراحمد صاحب کے داماد تھے۔مرحوم کا نام حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہاکی وصیت کے مطابق منصور رکھا گیا تھا۔(الفضل 24دسمبر 1963)

مرحوم نیک، صالح ، صوم وصلوٰۃ کے پابند، نہایت نرم دل ، نرم خو، حلیم الطبع، خلیق، ملنسار اورمخلص احمدی تھے۔بیماری کے ایام کو نہایت صبروتحمل سے گزارااور اللہ تعالیٰ کی رضاپر کامل توکل کیا۔خلافت کے ساتھ اخلاص اوروفا کا تعلق تھا۔مرحوم کی جیون ساتھی محترمہ شازیہ خاں صاحبہ اور ان کے بیٹے مکرم مائیکل خان صاحب نے بیماری کے ایام میں ان کی غیرمعمولی خدمت کی۔اللہ تعالیٰ انہیں جزائے جزیل عطافرمائے۔

پسماندگان میں بیوہ محترمہ شازیہ خاں صاحبہ ، ایک بیٹا مکرم مائیکل خاں صاحب مسس ساگا،ایک بھائی مکرم مظفراحمدخاں متحدہ عرب امارات ، ایک ہمشیرہ محترمہ شمع نصرت صاحبہ پاکستان میں ہیں۔مکرم محمد موسیٰ صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈااور مکرم طارق حید رصاحب

ونڈسر کے ماموں زاد بھائی ہیں،ان کے علاوہ اور بھی اعزاواقارب کینیڈامیں مقیم ہیں۔

مکرم ناصر احمد صاحب

18/اکتوبر 2024ء کو مکرم ناصراحمد صاحب بریمپٹن ویسٹ جماعت 75سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔

20/ اکتوبر 2024ء کو احمدیہ فیونرل ہوم مسس ساگا میں پونے چھ بجے مرحوم کا چہرہ دکھایا گیا۔ احباب جماعت نے مرحوم کے اعزاواقارب سے تعزیت کی۔ مسجد بیت الحمد میں نماز مغرب کے بعد مرحوم کا مختصر ذکر خیر کیا گیا اور مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگانے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔اور اگلے روز 21 اکتوبر کو تین بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم عمیر احمد خاں صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک ، صالح ، صوم وصلوٰۃ کے پابند،نرم دل اورہمدرد وخیرخواہ تھے۔ راولپنڈی میں نائب امیر اور سیکرٹری مال کے عہدوں ہر خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ علالت کے دوران کڑے مرحلے بھی آئے لیکن نہایت ، صبر، تحمل اور توکل علی اللہ سے گزارے ۔ اوراپنے مولیٰ کی رضا پر ہمیشہ راضی رہے ۔ خلافت کے ساتھ اخلاص کا تعلق تھا۔مرحوم کی جیون ساتھی محترمہ عابدہ ناصر صاحبہ اور ان کے بچوں نے بیماری کے ایام میں ان کی غیر معمولی خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے جزیل عطافرمائے۔

پسماندگان میں بیوہ محترمہ عابدہ ناصر صاحبہ ،ایک بیٹا مکرم صبیح احمد ناصر صاحب یوکے ، دو بیٹیاں محترمہ مدیحہ فرخ صاحبہ، محترمہ فریحہ محبوب صاحبہ بریمپٹن ویسٹ یادگار چھوڑی ہیں۔

ادارہ مذکورہ بالا مرحومین کے تمام پسماندگان سے دلی تعزیت کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مرحومین کے جملہ لواحقین اورعزیزوں کو صبر جمیل بخشے ۔ اور اُن کی نیکیوں اور خوبیوں کو جاری و ساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اُن کے ساتھ مغفرت اور بخشش کا سلوک فرمائے۔ آمین!

*****

تازہ ترین رپورٹ تحریک جدید جماعت احمدیہ کینیڈا سال 2023ء۔2024ء

خداتعالیٰ کے فضل سے کینیڈا جماعت نے ہمیشہ کی طرح امسال بھی 4,640,317 ڈالر کی غیرمعمولی رقم تحریک جدید کی مالی تحریک میں پیش کی۔ جوکہ گزشتہ سال سے 558,962 ڈالرزائد ہے۔الحمد للہ علی ذالک

امسال شاملین کی تعداد میں بھی 2390 افراد کا اضافہ ہوا۔ اور اسی طرح شاملین کی کل تعداد 33,503 افراد تک پہنچ گئی ہے۔ جو تحریک جدید میں ایک غیرمعمولی قربانی پیش کر کے شامل ہوئے۔

اللہ تعالیٰ ان تمام عاجزانہ قربانیوں کو قبول فرمائے اور ہمیشہ خلافتِ حقہ کے ساتھ روحانی تعلق میں اضافہ کا باعث ہوں۔ آمین!

مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا کی نیشنل عاملہ کو ملاقات کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مہتمم تحریک جدید کو مالی قربانی کو بڑھانے کی طرف توجہ دلائی تھی۔ چنانچہ حضور انور کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے فوراً ٹیمیں بنا کر کام شروع کیا گیااور محض خدا تعالیٰ کے فضل سے خدام نے پہلی بار ایک ملین ڈالر سے زائد کی مالی قربانی پیش کی۔ جو کہ گزشتہ سال سے قریباً 3لاکھ ڈالرزائد ہیں۔

اسی طرح وان امارت کینیڈا میں پہلی جماعت ہے جس نے ایک ملین ڈالر کا ہدف پورا کرتے ہوئے ایک غیر معمولی قربانی پیش کی۔ الحمدللہ ! جب کہ چھوٹی جماعتوں میں ہملٹن ماؤنٹین پہلی جماعت ہے جس نے تحریک جدید کی مالی قربانی میں پہلی دفعہ ایک لاکھ ڈالر کی خطیر رقم پیش کی۔ الحمدللہ علی ذالک

دعا ہے اللہ تعالیٰ تمام شاملین کے اخلاص اور قربانیوں کو قبول فرمائے، ان سب کے گھروں میں اور دلوں کوسکون عطافرمائے اور اجر عظیم سے نوازے۔ آمین!

رضوان مسعود میاں

سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ کینیڈا